این چه روحیست که از روح خدا آوردم	این چه روحیست که از روح بقا آوردم
هان دلِ غمزده را مژده ایمان بلشد	بلبلِ دل شده را چه بهار ثنا آوردم

الحمد لله الملک الغفار * که این رساله جلیلة الانوار * وسلالہ جمیلة الاسرار مسمی به

خیر الامصار مدینة الانصار

بتمنیقِ انیق رشیق الاصابع * منشی محمد ہدایت اللہ مالک ہادی المطابع * طبع شد

این چه لعلیست که از فیضِ بدخشانِ حبیب	گنج بے رنج بالطافِ لقا آوردم
مدحِ طاہا وردِ خیوری ہر دم	این چه مدحیست که از عجز و وفا آوردم

واللہ مسکنِ مصطفا وہ مظہرِ روحِ خدا
وہ کنز نورِ کبریا جان و جنان او سپر فدا

لابد ظہورِ ذوالمنن اوسّے ہویدا ہے محن
وہ نورِ ایمان کا وطن بیشک وہی مہرِ خدا

جملہ زمین و آسمان جملہ مکان و لامکان
اوسّے ہمیشہ ہین عیان وہ نورِ ذاتِ کبریا

جو عرشیان و فرشیان خدام اوسکے ہر زمان
حبِّ محمد حرزِ جان اونکا وظیفہ برملا

ظاہر مین بندہ بالیقین باطن مین ربّ العالمین
ہے نورِ قرآن مبین قرآنِ ناطق مصطفا

وہ عابد و معبود ہے وہ ساجد و مسجود ہے
وہ حامد و محمود ہے وہ شافعِ روزِ جزا

احمد مکان مین ہے عیان وہ احمدِ لامکان
ہے میم برزخ درمیان وہ وحدۃٌ بین الورا

ولسوف یعطی جو بیان ہے مارمیت سرّ آن
وہ سرِّ مطلق جانِ جان حبِّ خدا اوسکی رضا

عرش و ہمہ وہ عرشیان کعبہ ہمہ وہ مکیان
یہ وردِ اونکا ہر زمان خاکِ مدینہ کحلِ ما

حبِّ مدینہ سے جنان ہے وہ شگفتہ چمنِ جنان
انہار چشمون سے روان ہر آنِ ہر صبح و مسا

اے شافعِ جملہ رسل وے نافعِ ہر جز و کل
دے رافعِ اربابِ ذل نظارۂ روضہ بقا

دردِ دلی کی جو دوا اگر لطف سے مجکو عطا
ماہر نہین تیرے سوا اوس در سے کوئی شہا

ہجرِ مدینہ سے دلم با آہ و نالہ پُر الم
یا سیدی ربُّ الامم بنما وصالِ جان فزا

اوس آستانے پر یہ جان دم الم رہی سجدہ کنان
وہ طائفِ روضہ روان سبحانہ ربُّ العلا

جسکا تو ہی غمخوار ہے اوسکا تو سب غمخوار ہے
جس دل کا تو دلدار ہے وہ زار کب دہر سرا

اے شمعِ کنز کردگار دل سوختہ پروانہ وار
پروانہ اوسکو نہار جز رویتِ طاہا لقا

أمددا غثني يا حبيب ارحم أجب ربي المجيب
بہرِ ہمہ آلِ حبیب مسکین جھوری کی دعا

صلوات و تسلیم ابد بر فرقِ محبوبِ صمد
باد التصدق بعد دم مع آلِ اہلِ اصطفا

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صد ہزاران شکر ذاتِ مظہرِ کون و مکان
افضلِ جملہ خلائق نورِ یزدان بیگمان

اوّل و آخر وہی ہے فاتح و خاتم ضرور
ظاہر و باطن وہی ہے مرکزِ دورِ زمان

وہ علیم علمِ ایزد ماہرِ سرِّ خدا
احدیّت اوسے ہویدا سرِّ کون و لامکان

مظہرِ سرِّ ربوبیّت وہی ہے لاکلام
ظاہر و باطن وہی یکتا مربّی جہان

ہے محاسن مین عدیم المثل وہ نورِ خدا
ہے شراکت سے منزہ وحدہٗ وہ جانِ جان

وہ صفات و ذاتِ قدسی جملہ فعل و قول مین
بعدِ حق سبحان ربّی وردِ ہر روح و روان

فرشیان عرشیان اوسے مشرف بالیقین
اشرفِ جملہ خلائق اوسکے جو ہمسائگان

یہ عقیدہ ہے سدیدہ بس حمیدہ کاملین
نورِ ایمان ہے یہی واللہ نزدِ عارفان

اس رسالہ مین سلالہ اوسکا ہی بس آشکار
ہے یہ مشکاتِ مصابیح الہدیٰ ای مہربان

دُرجِ دُرِّ نورِ ایمان برجِ بدرِ معرفت
مطلعِ فیضِ محمد سے یہ طالع ہر شبان

مظہرِ جملہ مراتب مُظہرِ اوصافِ حق
منزرِ نورِ الٰہی نوربخشِ قدسیان

ناطقِ مدحِ مدینہ مسکنِ خیر الورا
واثقِ جملہ حجج ہم صادقِ جملہ بیان

مطبعِ ہادی المطابع مین چھپا جب یہ نگار
تب فدا اوس پر ہوئے عشاقِ سیدِ انس و جان

پھر ندا آئی بگوشِ ہوشِ دل یہ برملا
ہے یہ ایمانِ جھوری روحِ دل حبِّ جانان

۱۳۱۵ھ

دُرِّ صلوٰت الٰہی لولوئے تسلیمِ حق
فرقِ احمد پر تصدق چون نجومِ آسمان

آلِ اطہار و صحابہ پر الیٰ یوم القیام
نیز سکانِ مدینہ پر جو ہین وہ سُنیان

اعلان خوش ہماں

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیر منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ ظہور پرنور ہو ✢ اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبر صدق اثر سے خوب ماہر و مسرور ہو ✢ کہ الحمد للہ یہ رسالہ سالہ مسمیٰ بہ خیر الامصار مدینۃ الانصار مطبع ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا۔ ہریسن روڈ نمبر مکان اکیسواکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالک مطبع مذکور منشی محمد ہدایت اللہ سلمہ اللہ مشہور ہے ✢ بنان خوش عنوان مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ عجالہ مسطور ہے ✢ اور موافقِ قانون سرکار نامدار دفتر رجسٹری گورمنٹ مین مندرج حسب دستور ہے ✢ پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ خیر الامصار مدینۃ الانصار کا ہرگز نفرماوے ✢ والا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے ✢ ع

چیرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی ✢ کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومۃ الصدر اس مؤلف مسکین کے لئے محفوظ ہین ✢ بہر طور اس مشتہر داعی بالخیر کے لئے وہ ثابت و ملحوظ ہین ✢ اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلوب و منظور ہو ✢ تو شہر کلکتہ امرتلہ لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب بالضرور ہو ✢ قیمتِ رسالہ مذکورہ (۱۲) ہا شکار ہے ✢ یہ درج درر فرائد اس قیمت سے ارزان بلا انکار ہے شعر

قیمت خاک مدینہ جان عثمان پر عیان
کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

وھو اللطیف الخبیر و الیہ المرجع و المسیر المشتھر مؤلف مسکین

محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

۱۳۱۵ھ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیمتِ خاکِ مدینہ جان عثمان پر عیان — کیا قدر مروان کو جو دشمنِ اہلِ جنان

جانِ صدیقی فدا طاہا پہ دائم باسرور — کیا قدر بوجہل کو جو پیشوائے مشرکان

ہے عروجِ جانِ مومن پنجگانہ جو نماز — کیا قدر جانے ولیدی جو کہ مجنونِ جنان

لولو و مرجان عزیز جان زہرا بالضرور — کیا یزیدی کو قدر وہ کور چشمی ہر زمان

حاملِ لولو و مرجان مصطفےٰ اہلِ بصر — کیا قدر جعدہ شمر کو جنپہ لعنتِ انس و جان

اعتقادِ بوہریرہ ہے حسن ربی ضرور — کیا قدر جانے ولیدی جو زنیمی سگجان

ہے خیور کیا قدر نزدِ خیوری بالیقین
کیا وہابی کو قدر جو منکرِ شاہِ شہان

اس رسالہ کا قدر اہلِ رسالت پر منیر — کیا قدر اہلِ ضلالت کو جو وہ از منکران

اس گلِ وردی پہ شیدا البلبلان باغِ عشق — یا محمد ہے ترنم اونکا بادردِ روان

ذکرِ شہرِ مصطفٰا جو قوتِ ایمانِ دل — جس مکان میں ہو بیان اوسپر ہو فدا سیان فدان

ہو وہ مجلس مجمعِ انوار و رحمتِ کردگار — پھر ثنا و آفرین جبریل گوید شادمان

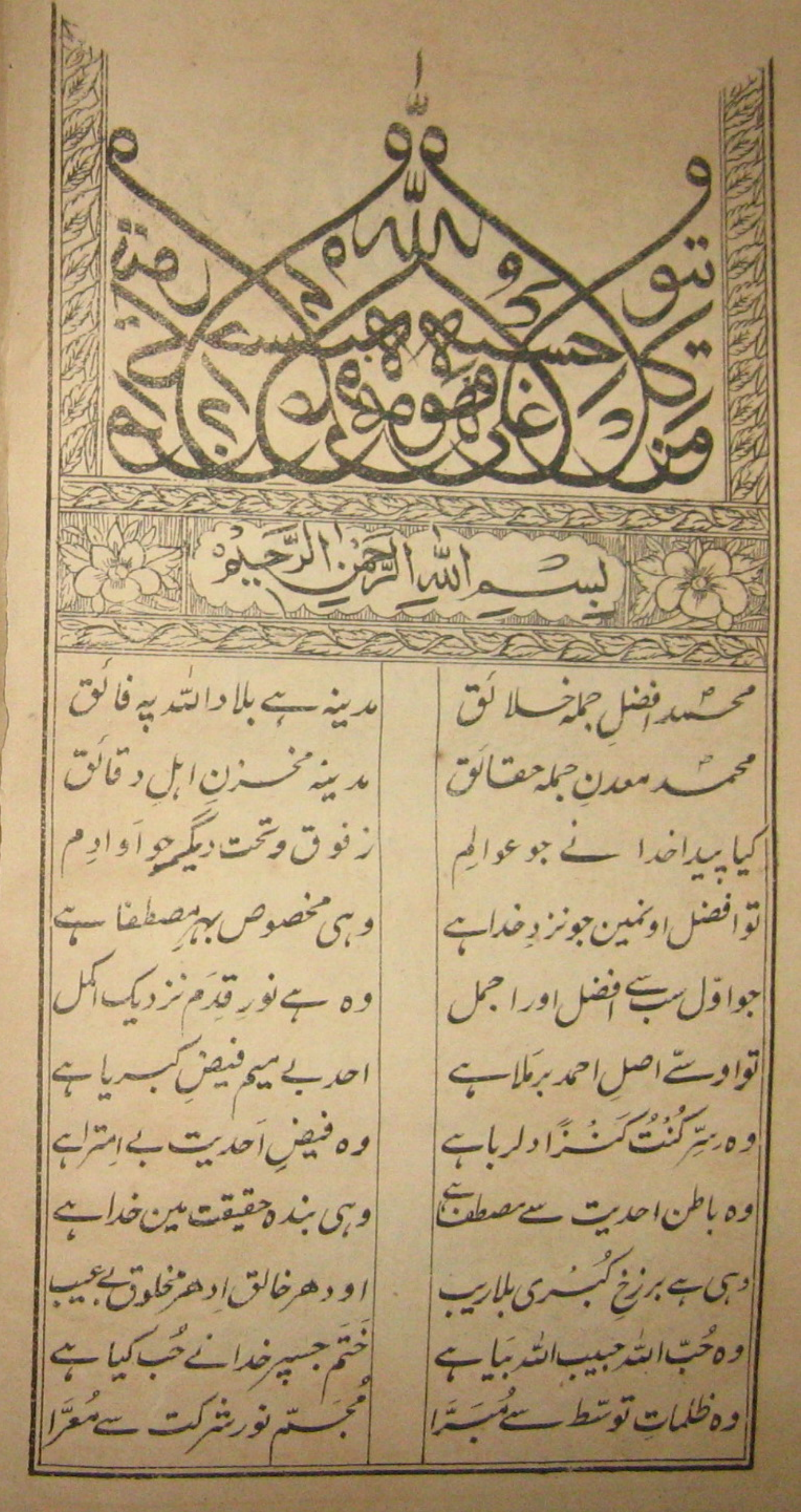
جو عقیدہ اس حمیدہ میں سدیدہ آشکار — مستقیم اوسپر رہین یارب جو اوسکے ناظران

وہ بلاد اللہ میں افضل و لیسجانین بالیقین — اس مدینہ با سکینہ کو جو منظرِ عرشیان

تب تو ہون وہ افضل الایمان عند اللہ ضرور — نیز نزدِ مصطفٰا وہ افضلِ جملہ جہان

افضل الایمان کہے صمد تھے افضل ہو ضرور
یہ خیوری در حضور ہے شفیع کون و مکان

افضل صلوات ہم تسلیم اکمل ذاتِ حق — افضلِ جملہ دراپر با انتقل الفرقدان



محمد افضلِ جملہ خلائق
محمد معدنِ جملہ حقائق
کیا پیدا خدا نے جو عوالم
تو افضل اونمین جو نزدِ خدا ہے
جو اوّل سب سے افضل اور اجمل
تو اوسے اصلِ احمد برملا ہے
وہ سرِّ کُنتُ کنزاً دلربا ہے
وہ باطن احدیت سے مصطفےٰ ہے
وہی ہے برزخِ کُبریٰ بلاریب
وہ حُبّ اللہ حبیب اللہ بنا ہے
وہ ظلمات توسّط سے مُبرّا

مدینہ ہے بلاد اللہ پہ فائق
مدینہ مخزنِ اہلِ دقائق
ز فوق و تحت دیگر جو آوادم
وہی مخصوص بہرِ مصطفےٰ ہے
وہ ہے نورِ قدم نزدیک اکمل
احد بے میم فیضِ کبریا ہے
وہ فیضِ احدیت بے امترا ہے
وہی بندہ حقیقت مین خدا ہے
اودھر خالق ادھر مخلوق بے عیب
ختم جسپر خدا نے حُب کیا ہے
مُجسّم نور شرکت سے مُعرّا

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی
وہ اوّل آخر و ظاہر وہ باطن
وہی ہے شاہدِ جملہ خلائق
ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت
وہ سب اوپر عیان ہے چون کفِ دست
یہ مضمونِ حدیثِ مصطفا ہے

وہ افضل سب سے مُستغنی و صمدی
وہ ناظر حاضرِ کُلّ المواطن +
کہ وہ اُمّی وہی اصلِ حقائق
ز خیر و شر بھی ذلت کرامت
کہ ہستی کو اوسیکی ذات سے ہست
جو از ابنِ عمر وہ پُر صفا ہے

قد اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر انہٗ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفّی ہذہ

نہ سایہ اونکا ہمسایہ خدا یا
وہ صفحاتِ کلام اللہ پہ آیا
بشر ہوتا اگر وہ در حقیقت
تو وہ عبدِ خدا ہے در شریعت
تو افضل اور اجمل کے سزاوار
جو وہ بلدِ امین شہرِ خدا ہے
وہ گرچہ شہر ایزد پُر لطافت
جو ہین خلعاتِ درگاہِ خداوند
محبت کا وہ خلعت ہے مُؤیّد
جو اسماؤ نمین ہین اسمائے افضل

کہ پُتلی مین وہ سایہ ہے سمایا
تو آگر اوسنے یہ معنٰی بتایا
تو سایہ کیون نہوتا در طریقت
وہی واللہ خدا ہے در حقیقت
وہی یکتا اوسی سے جملہ سرشار
تو اوسمین مولدِ خیر الورا ہے
ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت
تو اونمین جو کہ افضل اور دلبند
تو وہ مخصوص ہے بہرِ محمد
بھی افضل ہین جو اجمل اور اکمل

محمد اور احمد وہ عیان ہے
وہ از اسرارِ ایزد بگمان ہے

وہ ہین مخصوص بہرِ ذاتِ امجد
اَحد با میم ہے جو نورِ ایزد

وہ ہے بے میم ہم با میم لاریب
منزّہ قیدِ میمی سے نہ کچھ عیب

بناتِ جملہ عالم مین جو افضل
وہ ہے زہرائے اطہر اور اکمل

وہ لختِ سیّدِ خیر الورا ہے
ورا مین وہ ورائے ماورا ہے

رضا اونکی رضائے کبریا ہے
رضائے مصطفا بے امترا ہے

غضب اونکا کسی پر ہو نہ ظاہر
کہ وہ غضبِ خدا ہے نزدِ ماہر

اذیّت جسنے ہو خیر النسا کو
تو ہوا وسنے اذیّت مصطفا کو

جو ایسی ذات مقبولِ خدا ہے
تو وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے

جو ذرّیات درجملہ عوالم
تو ہین حسنین اونمین ذی مکارم

وہ سردارِ جوانانِ جنان ہین
جنان مین سب سے افضل وہ عیان ہین

جو حُب اونکی وہی لاریب ایمان
وہی ایمان رضائے خالقِ جان

وہی ایمان رضائے مصطفا ہے
نہ اوس ایمان سوا ہرگز وفا ہے

اہانت اونکی بس کفر و جفا ہے
یقیناً وہ جفا بر مصطفا ہے

جو اہلِ بیت کا موذی نہان ہے
وہ ملعونِ خدائے دوجہان ہے

ہوا اونکی شہادت سے جو منکر
شریعت مین وہ ہے لاریب کافر

محبت اونکی ہے انسانِ ایمان
نہ انسان ہو تو کیا ایمانِ انسان

تو وہ حسنین جو نورِ خدا ہین
تو وہ مخصوص بہرِ مصطفا ہین

علی الاطلاق سیّدۃ النسا جو
وہ ہے کبریٰ خدیجہ ذاتِ خوشخو

نسا جملہ جو افضل درجہان ہین
تو افضل اونسے وہ کبریٰ عیان ہین

سلام اللہ سے دائم وہ معظّم
کہ وہ مخصوص بہرِ ذاتِ اعظم

نسائے مصطفا دیگر جو عظمیٰ
فضیلت مین وہ بیشک بعدِ کبریٰ

وہ اُمّ المومنین ہین در مقامات
کہ وہ ازواجِ ذاتِ اصلِ ہر ذات

وہ جملہ طیّبہ از نصِّ اطہر
کہ وہ مخصوص بہرِ ذاتِ اطہر

جو خلوت ہا سے افضل بیگمان ہے
وہ فوقِ عرش خلوت لامکان ہے

خلیل اللہ جو ہین وہ قطبِ توحید
وہ جدِّ انبیا ہین اہلِ تجرید

سرافیل و دگر میکال و جبریل
ملائک مین جو ہین وہ اہلِ تبجیل

تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار
نہ اوس دربار مین اونکو ہے بار

کہ اوس خلوت کے اسرارِ نہانی
مکانی کے نہ لائق لامکانی

وہ ہین بیشک منزّہ از نشانی
کہ سِرِّ احدیت سے ہین وہ شانی

وہ سِرِّ سِرّ کے اسرارِ جانی
نہ جانکو اونسے کچھ حاصل نشانی

وہ میمِ احمدی معدوم اوسجا
محمدؐ بھی محمدؐ سے مبرّا

کہ سِرِّ احدیت سے جو احد ہے
وہی قائل وہی سامع صمد ہے

نہ اوسجا کام ساجد اور مسجود
نہ اوسجا نامِ عابد اور معبود

نہین تو کی و ما نیر کچھ جدائی
وہی یکتا وہان جسکی خدائی

نہ ابراہیم کی جسجا رسائی
نہ جبرائیل کو اوسجا رہائی

تو کیا اسکے سوا قولِ بیانی
وہی سبحان ربّی لامکانی

بگوشِ ہوش بشنو رازِ جانا
نشانِ بے نشانی سِرِّ ادنا

صفت پر ذات جب ہو نور افشان | تو ہو جملہ صفت در ذات پنہان
اوٹھی دوئی عدد سے لامکان مین | رہا یک بے عدد سرّ نہان مین
ملے دو قوس جب اوس لامکا مین | تو او ادنیٰ رہا پھر بے نشان مین
بنا یک دائرہ اوس بے نشا مین | تو روئے وصل تب آیا عیان مین
تو سر کنت کنزا جو نہانی | وہ احببت سے یکتا نشانی
وہ حبّ ذات یکتا جاودانی | وہی محبوب اقدس لامکانی
جو آب بحر ہو دریا مین زخّار | تو ہے وہ بحر واللہ نزد ہشیار
تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے | تو نور حق نہ کیونکر اب خدا ہے
رہا جب میم بر عرش مقدّس | احد کیونکر نہو یکتائے اقدس
ہوا جبکہ احد بے میم مستنیر | تو یکتا وہ سمیع بھی بصیر
وہی قائل وہی سامع یکے دان | وہی رائی وہی مرئی یکے جان
بیان لامکان سے ہے نہانی | نہ ماہر اوس سے جملہ انسانی

نہ جبرائیل پر وہ سرّ پیدا
حیوری عاشقون پر وہ ہویدا

تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طہٰ | کہ وہ شرکت سے دائم ہے مبرّا
مراتب مین جو رتبہ سب کہ امجد | وہ ہے کلّی شفاعت نزد ایزد
علی الاطلاق اوسمین جو مشفّع | تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ مستمع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین | طفیلی اونکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام | تو سب مین وہ اصیلی اہل انعام

جو در روز قیامت شافعین ہین | وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
تو اول سب کے شاہ مرسلین ہے | بھی آخر سب کے وہ نور مبین ہے
تو وہ جملہ شفاعت نزد ایزد | ہوئی ہے بالاصالہ بہر احمد
بھی عظمیٰ جو شفاعت نزد غفّار | نہ ہوا اونکے سوا دیگر سے زنہار
کہ توران غضب ہوا اوسے مسدود | کرے جملہ خلائق حمد محمود
تو وہ رتبہ ہوا مخصوص لاریب | برائے ذات احمد جو کہ بے عیب
وہ خلفا جو کہ بعد از انبیا ہین | صحابہ مین وہ افضل اصفیا ہین
نبوت کا نہوتا گر ختم کار | تو ہوتے وہ نبی بین الورا چار
تو وہ وزرائے شاہ دو جہان ہین | وہ محمود جان خلّاق جنان ہین
خصائص اونکے از قرآن ہویدا | کہ اوس شمع خدائی پر وہ شیدا
تو وہ مخصوص بہر ذات احمد | کہ ورد اونکا محمد یا محمد
جو اخوان الصفا در جملہ عالم | تو اصحاب مکرّم سے نہ اکرم
شمار اونکا شمار انبیا ہے | شمار اونکا شمار اولیا ہے
مظاہر انبیا کے وہ عیان ہین | مناظر کبریا کے بیگمان ہین
علوم انبیا سے وہ مکرّم | نہین بل اونسے فائق وہ معظّم
اگرچہ وہ طفیلی بیگمان ہین | ولے برتر اصیلونسے عیان ہین
وہی ہین حاملان دین اسلام | وہی ہین دین اسلامی کے اعلام
جو پروانہ وہ بر شمع خدا ہین | خدائے خلق پر وہ سب فدا ہین
وہ جان و مال سے احمد پہ قربان | کہ صد جان اونکو اوس جانانسے ہر آن

وہ سب مخصوص یارِ مصطفا ہین | وہ خاصانِ دیارِ اجتبا ہین
جو در جملہ عوالم اولیا ہین | بھی در جملہ اُمم جو اصفیا ہین
تو افضل اولیائے مصطفا ہین | جو اس امت مین جملہ اتقیا ہین
قلوب اونکے چو قلبِ انبیا ہین | علوم اونکے ز علمِ مصطفا ہین
اگرچہ وہ طفیلی در مقامات | اَصیلون سے وہ برتر در کرامات
جو جملہ معجزاتِ انبیا ہین | ز آدم تا بسیّدِ اصفیا ہین
تو اونسے ہے یہ ولیونکی کرامات | جو اس امت مین وہ عالی مقامات
کرامت کے جو منکر اشقیا ہین | وہ منکرِ معجزاتِ انبیا ہین
جو منکرِ معجزاتِ انبیا ہین | وہ ملعونِ جنابِ کبریا ہین
تو جملہ اولیائے مصطفا جو | وہ اِس اُمت مین دائم خوب خوشخو
تو وہ چون انبیا ہین در مقامات | بجائے معجزہ اونکی کرامات
نبوت کا نہوتا گر ختم کام | تو ہوتے وہ نبی در دینِ اسلام
وہ مخصوصانِ امت مُصطفا ہین | وہ اُمت مین بسے اہلِ وفا ہین
کیا پیدا خدا نے جب اُمم کو | کیا تقسیم پھر اونپر ہِمَم کو
تو کُنتم خیرِ اُمت اونمین افضل | ہوئی برتر ہمم سے بسکہ اکمل
ہوئی نورِ محمد سے یہ پیدا | تو چون پروانہ یہ ہے اونپہ شیدا
ہوئین دیگر اُمم پیدا جہان مین | ز آدم تا بعیسے درمیان ہین
ز نورِ انبیائے خویش لاریب | حدیثون سے یہی روشن بلاعیب
تو احمد اور اونمین بالیقین ہے | توسط انبیا و مرسلین ہے

نعم جملہ سے فائق دیدِ یزدان | وہ احمد کے لیے مخصوص ہر آن
اُمم بھی انبیائے پاک اطوار | طفیلی اونکے ہین در دیدِ غفار
تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم | تو بیشک دیدِ ایزد مین مُقدم
یہ مثلِ انبیا اوسے مکرّم | کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہردم
طفیلی کے طفیلی وہ امم ہین | کہ اس امت سے وہ پستر ہمم ہین
تو یہ اُمت جو افضل برملا ہے | تو یہ مخصوص بہرِ مصطفا ہے
عبادت کے لیے جو روز افضل | وہ روزِ جمعہ اجل اور اکمل
تو یہ امت ہوئی اوسے مکرّم | طفیلِ صاحبِ خُلقِ معظم
ولے روزِ دوشنبہ اوسے افضل | کہ ہے اوسمین ظہورِ ذاتِ اجمل
لیالی مین جو لیلُ القدر افضل | تو افضل اوسے بیشک نزدِ اکمل
جو لیلِ مولدِ خیر الورا ہے | کہ رحمت اسمین بس بے انتہا ہے
تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص | محمد اور احمد سے وہ مخصوص
مہینو مین جو افضل ماہِ رمضان | تو مولد شہر افضل اوسے ایجان
وہ دونو ماہ جو مذکور بالا | وہ ہین مخصوص بہرِ شاہِ طاہا
کتابو نمین جو افضل ہے وہ قرآن | تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان
علومو نمین جو افضل علمِ باطن | کہ وہ چون روح در جملہ مواطن
تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ احمد | محمد علم ظاہر سے وہ امجد
نہ ہر دو علم سے مخصوص زنہار | کوئی از انبیا نزدیکِ غفار
کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع | شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

سوا ذاتِ حبیب اللہ انور — کہ علم اوسپر ختم اللہ اکبر
وہی دارِ علوم کبریا ہے — وہی علمِ علوم انبیا ہے
وہ سب بحرِ علمِ پُر صفا ہے — کہ قطرہ اوسے علمِ انبیا ہے
تو اون علمونسے وارث ہین یہ علما — یہ مثلِ انبیا ہادیٔ کُملا
شریعت بھی حقیقت اونپہ ظاہر — نہین جبتے کلیم اللہ ماہر
نہ موسےٰ پر علومِ خضر ظاہر — نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر
اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے — ولے ان اولیا پر وہ فدا ہے
علومِ غوث ایزد بحرِ زخّار — ولے پیدا نہ ساحل اوسکا زنہار
وہ بیشک از علومِ مصطفا ہے — خبر اونکی وہ از سِرِّ خدا ہے
نہووے خضر کو اوسمجھ رسائی — کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی
لدنّی علم خضری جو کہ ظاہر — وہ ہے ہر آن ان ولیونپہ ظاہر
یہ خضری مصطفائی مشرباں ہین — کہ زیرِ پائے شہ گردن نہاں ہین
غرض جو چیز افضل ہے جہانمین — مکانمین ہو و یا کہ لامکان مین
وہ سب مخصوص بہرِ مصطفا ہے — کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے
جو مطلوبِ خدا اونکی رضا ہے — کہ وہ نورِ قدم نورِ خدا ہے

تو کیون کر اب خیوری سے ادا ہو
ثنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

تو شہرون مین جو افضل ہے مدینہ — مدینہ معدنِ جملہ سکینہ
تو وہ مخصوص بہرِ مرقدِ پاک — کہ ہے جسمے ہویدا سرِّ لولاک

کہ خلقِ خلق سے یکتا وہ مقصود — وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود
شفیعِ خلق اوس مرقد مین دائم — وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم
وہی روحِ عوالم بالیقین ہے — اوسی سے زندہ یہ کون و مکین ہے
اوسیکی خاکپا فرشِ زمین ہے — اوسیکے فیض سے عرشِ برین ہے
وہی لاریب ہے ربّ العوالم — مفیضِ فیض بر جملہ اوادم
وہ مرقد افضلِ عرشِ برین ہے — وہ کعبے سے بھی افضل بالیقین ہے
جو ہمسایہ ہے اوسکا وہ مدینہ — مدینے مین وہ مرقد چون نگینہ
تو کیونکر ہو نہ مکے سے وہ افضل — کہ وہ لاریب عند اللہ اجل
اگر ہوتا بلاد اللہ مین افضل — مدینے سے کوئی بھی شہر اکمل
تو ہوتا اوسمین لابد مرقدِ پاک — کہ لائق وہ برائے ذاتِ لولاک
تو اب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل — مدینہ ہے بلاد اللہ مین افضل
وہ لابد منظرِ ذاتِ خدا ہے — کہ واللہ اوسمین مرقدِ مصطفا ہے
وہ لابد مظہرِ نورِ خدا ہے — خدا کا نور جسمین مُصطفا ہے
خدا اوس مصطفا سے کب جدا ہے — کہ وہ اوس مصطفائی سے خدا ہے

خیوری کا جہان یکتا خدا ہے
وہی افضل اوسی پر دل فدا ہے

عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور — مدینہ سب سے افضل جائے پُرنور
دلیلو نکا نہ اوسمین کچھ گذر ہے — دلیلون پر نہ کچھ میری نظر ہے
کہ لابد یہ محبت کا اثر ہے — کہ کوئی یار افضل بے خطر ہے

کہ وہ جس شہر مین مسند نشین ہے ‏ ‏ ‏ تو وہ اِس دلمین چون نقشِ نگین ہے

اوسی مین نورِ ایمان اور دین ہے ‏ ‏ ‏ یہی ایمان میرا بالیقین ہے

کہ وہ پیشِ نظر ہر دم عیان ہے ‏ ‏ ‏ کہ اوسکا مردمک پر بھی مکان ہے

اوسیکے نقش کا یہ دل نگینہ ‏ ‏ ‏ کہے ہر دم مدینہ باسکینہ

جو گوشِ ہوش مین اوسکی ندا ہے ‏ ‏ ‏ تو واللہ دلسے دلبر کب جدا ہے

کبھی مین شرق مین باسینہ بریان ‏ ‏ ‏ کبھی مین غرب مین باچشم گریان

گہے چون باد در مُلکِ شمالی ‏ ‏ ‏ جنوبی سو مین چون آبِ زُلالی

پریشان خاطر و حیران پھرون مین ‏ ‏ ‏ کبھی نالان کبھی چُپ ہو رہون مین

شرابِ خون کبابِ دل غذا ہے ‏ ‏ ‏ تنِ طنبور سے تیری صدا ہے

یہی ہے وِردِ ہر دم اِس زبان سے ‏ ‏ ‏ یہی ہے دردِ ہر دم اِس جَنان سے

کہ ہووے میرا مدفن وہ مدینہ ‏ ‏ ‏ کہ جسمین آمنہ کا ہے خزینہ

مدینے کی زمین ہووے نہ خُرسند ‏ ‏ ‏ کہ یہ تن اوسمین ہووے ایخداوند

تو صحرائے مدینے کے درندان ‏ ‏ ‏ کرین اوس لاش کو وہ نُقلِ شادان

تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو ‏ ‏ ‏ تو شجرِ روضہ پر جانکی سدا ہو

توئی ربّی توئی مقصودِ ایمان ‏ ‏ ‏ توئی حَسبی توئی مسجودِ ہرآن

تو روزِ حشر لابد یہ مقالی ‏ ‏ ‏ اَغِثنی احمدا اُمدد بِحالی

شفیعِ رُسل عند اللہ لاریب ‏ ‏ ‏ توئی یکتا مشفع ہے بلا عیب

خُیوری کو تو واللہ یہ یقین ہے
کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

اعلم ایُّھا الصّفی والمحبّ الوفی ان قبر نبیّنا الکریم ؛ علیہ الصّلوۃ والتسلیم ؛ افضل البقاعِ بالاجماع ؛ وسید القبور بلا نزاع ؛ حتی من العرش و الکعبۃ الشریفۃ لانہ محل الاعضاء المنیفہ ؛ والخلاف الواقع بین الائمۃ الکرام ؛ فیما عداہ وماوراء بیت اللہ العلام ؛ کماھو مصرّح فی کتابی نجم المبین ؛ من زبر المھرۃ المحققین ؛ یعنی قبرِ شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ اور عرش سے افضل علی الاطلاق ہے ؛ یہ فضلیّت نزدِ ائمہ کبار ثابت بالاتفاق ہے ؛ اِسمین کسیکا ہرگز نہین نزاع ہے ؛ کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے ؛ اور ماورائے قبرِ جنابِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛ اور سوائے بیت اللہ العظیم دونو شہرونکی افضلیّت مین اختلاف مشہور ہے ؛ بعض علمائے ظواہر کے نزدیک شہرِ مکہ شہرِ مدینہ سے افضل دربعض امور ہے ؛ اور اکثر کملاء نے فرمایا کہ شہرِ مدینہ باسکینہ شہرِ مکہ مکرمہ سے افضل بالضرور ہے ؛ اور یہی فرمان واجب الاذعان نزدِ عاشقین صادقین ازبسکہ متحقق و پُرنور ہے ؛ اور یہی اعتقاد پُرسداد معدنِ وداد علامتِ کمالِ ایمان ونوالِ عرفان بلافتور ہے ؛ اور یہی امر براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے ازبسکہ ہویدا و پیدا موجبِ سرور موفور ہے۔ **شعر**

وَمِن مَذہَبِی حُبُّ الدِّیَارِ لِاَھلِھَا ‏ ‏ ‏ وَلِلنَّاسِ فِیمَا یَعشِقُونَ مَذَاہِبُ

ای عزیز وافر تمیز ادلہ حضراتِ علما خوب سماعت مین لا ؛ اما مذہبِ عاشقین اور مشربِ محبّین پر عمل فرما ع جانب عشق عزیزست فرومگذارش ؛ قال علیہ الصّلوۃ والسلام ؛ وعلی آلہ واصحابہ الکرام ؛ ان المدینۃ خیر من مکۃ رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر وغیرہ من النحاریر ؛ علیھم رضوان اللہ القدیر ؛ یعنی مدینہ منورہ افضل البلاد ہی۔ مکہ معظمہ سے افضل نزدِ اہلِ وداد ہی۔ مکہ مکرمہ مظہرِ انوارِ جلال لا الہ الا اللہ انکار ہی ؛ مدینہ معظمہ منظرِ اسرارِ محمد رسول اللہ بلا انکار ہی ؛ اور تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان کا مدار ہے

اور اسی امر پر اتفاقِ جماہیر ائمہ کبار ہے۔ چنانچہ کتب معتبرہ دینیہ سے یہ مسئلہ مفصلاً انجمِ المبین مین نگارش ہے اور اگرچہ بمقتضائے آیت وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی درکار ہے ؛ اور تاخیر کلمہ لا الہ الا اللہ جائز نزدِ علمائے ذوی الاقتدار ہے ؛ اور تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ مثبتِ ایمان مزیلِ کفرِ کفار ہے ؛ اما تقدیم کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کلمہ محمد رسول اللہ پر اسلیے سزاوار ہے ؛ کہ قطع وادیٔ محمد رسول اللہ بغیر طیٔ وادیٔ لا الہ الا اللہ ازبسکہ دشوار ہے ؛ یعنی جب تک نہ مدد کرے توحیدِ پروردگار ؛ تو تصدیق رسالتِ محمدی ہے نہایت سخت گرانبار ؛ جبتک دلمین نور نہ بخشے خالقِ آسمان و زمین ؛ تو بندہ کیونکر پہچانے حبیب رب العالمین جب تک عین اپنے دوست کو نہ دکھلاوے عروسہ پر انوار ؛ تو اوس عروسہ کو کیونکر دیکھے مخلص بیدار ؛ یعنی جب تک حق تعالی اپنے بندون کو نہ دکھلاوے اولیا کبار ؛ تو اونکو نہ دیکھ سکین کسیطور سے وہ زینہار ؛ کہ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ حدیث قدسی ہے آشکار ؛ تو کب اونکی تصدیق بجالاوین باصدقِ جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے زبان ہو عذب البیان ؛ چہ جائیکہ سید الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا کی دلسے تصدیق بجالاوین ؛ اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہنو جاوین آیتِ پر ہدایت يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ سے حظِ کثیر و وفیر اوٹھاوین ؛ آیا نہین سنا تو نے حالِ ابلیس رجیم کہ جب نہ مددگار ہوا اوسکا خدائے قدیم ؛ تو نہ دیکھا اوسنے نور کامل النور درِ جناب رسولِ کریم ؛ علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛ کیونکہ نہ قطع کیا اوسنے وادیٔ لا الہ الا اللہ کو باقلبِ سلیم ؛ تو نہ قطع ہوئی اوس سے وادیٔ محمد رسول اللہ باتصدیقِ فخیم ؛ تو طوقِ لعنت سے متشرف ہوا وہ موحدِ لئیم ؛ آہ آہ ثم آہ جو قافلہ مال و منال سے حافلہ مجرد و خوار ہوا۔ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ مین برباد و خون بار ہوا ؛ اور

جو کاروان شہرِ سلامت و کرامت مین نامدار ہوا ؛ تو اوسی وادیٔ محمد رسول اللہ سے اوسکا عبور بامن پروردگار ہوا ؛ الحمد للہ والمنۃ ومنہ النعم والجنۃ کہ تصدیق خاتمیت حبیبِ قدیم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم سے دل و جان نہایت شاد ہے ؛ ہر لحظہ و ہر آن ہر حال و ہر مکان مین صدقِ جنان و لسان سے اوسی حبیبِ مجیب کی ہمیشہ یاد ہے ؛ اوسی اعتقادِ پر سداد سے دائم خانہ ایمان و عرفان آباد ہے ؛ وللہ الملک الغفار درّ ما فی ہذہ الاشعار

سَكَنَ الْفُؤَادُ فَعِشْ هَنِيْئًا يَاجَسَدْ	ذَاكَ النَّعِيْمُ هُوَ الْمُقِيْمُ اِلَى الْاَبَدْ
اَصْبَحْتَ فِيْ كَنَفِ الْحَبِيْبِ وَمَنْ يَكُنْ	جَارَ الْكَرِيْمِ فَعَيْشُهُ الْعَيْشُ الرَّغَدْ
عِشْ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ تَحْتَ لِوَائِهِ	لَاخَوْفَ فِيْ هٰذَا الْجَنَابِ وَلَانَكَدْ
رَبُّ الْجَمَالِ وَمُرْسِلُ الْجَدْوٰى وَمَنْ	هُوَ فِي الْمَحَاسِنِ كُلِّهَا فَرْدٌ اَحَدْ
رُوْحُ الْوُجُوْدِ حَيَاةُ مَنْ هُوَ وَاجِدٌ	لَوْلَاهُ مَا تَمَّ الْوُجُوْدُ لِمَنْ وَجَدْ
عِيْسٰى وَاٰدَمُ وَالصُّدُوْرُ جَمِيْعُهُمْ	هُمْ اَعْيُنٌ هُوَ نُوْرُهَا نُوْرُ الصَّمَدْ
لَوْاَبْصَرَ الشَّيْطَانُ طَلْعَةَ نُوْرِهٖ	فِيْ وَجْهِ اٰدَمَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَجَدْ
اَوْلَوْرَاَى النَّمْرُوْدُ نُوْرَ جَمَالِهٖ	عَبَدَ الْجَلِيْلَ مَعَ الْخَلِيْلِ وَلَاعَنَدْ
لٰكِنْ جَمَالَ اللّٰهِ جَلَّ فَلَا يُرٰى	اِلَّا بِتَخْصِيْصٍ مِنَ اللّٰهِ الصَّمَدْ
فَابْشِرْ بِمَنْ سَكَنَ الْجَوَانِحَ مِنْكَ يَا	اَنَا قَدْ مَلَاْتُ مِنَ الْمُنٰى عَيْنًا وَيَدْ
عَيْنُ الْوَفَا مَعْنَى الصَّفَا سِرُّ النَّدٰى	نُوْرُ الْهُدٰى رُوْحُ النُّهٰى جَسَدُ الرَّشَدْ
هُوَ لِلصَّلٰوةِ مِنَ السَّلَامِ الْمُرْتَضٰى	اَلْجَامِعُ الْمَخْصُوْصُ مَادَامَ الْاَبَدْ

ای منصفِ مقبول ؛ وے محبِ رسول ؛ بعد خدائے قدیم رتبہ صاحبِ خلقِ عظیم

علیه الصلوة والتسلیم بیچون وچرا ہے ؛ کیا فرشیات کیا عرشیات کیا ملکیات ؛
کیا ملکوتیات سب اوسیکی خاکپا ہے ؛ ہمہ مکونات علویات اور جملہ کائنات سفلیات
اوسیکے فیضِ نور سے موجود ہے ؛ اول وآخر ظاہر وباطن مین وہی مربیِ عالمین
سب پر اوسیکا بدر ارجود معہود ہے ؛ کیونکہ فیضِ احدیت بلا توسط وحدت
واحدیت کو حاصل نہین ؛ روشنائیِ دوات سے بغیر واسطہ قلم عبارات کو وجود
نقوش واصل نہین ؛ ہر درہ و ہر ذرہ مین اوسی ذات قدسی صفات کی تجلیئے
انوار کا ظہور ہے ؛ ہر زمان وہر آن ہر جہت وہر مکان مین اوسیکے نام واکرام
کا وردِ زبان اور حرزِ جان باسرور ہے ؛ ہمہ کائناتِ عوالم کیا ملائک کیا
جن وبنی آدم سب کا اوسی سے برگ ونوا ہے ؛ ہمہ اولین وآخرین کا وہی
مقصود ومحمود سب پر اوسیکا حمد ولوا ہے ؛ وَلِلّٰہِ دَرُّ مَا اَفَادَ ؛
فِی الْفَارِسِیِّ وَاَجَادَ ؛

در ہیچ ذرہ نیست کہ نورِ محمدی	از طلعتِ وجودِ اضافی نہ طالعست
دریائے فیضِ جود الٰہی وجود اوست	انہارِ کائنات بوی جملہ راجعست
نشر سپہر طائرِ انفاسِ فیضِ اوست	این نکتہ پیش اہلِ نظر امر واقعست
فرد الوائے حمد بدستِ محمدست	متبوع اوست جملہ جہانش متابعست

قال اللہ عز برہانہ تبارک وتعالیٰ شانہ فی کتابہ الامجد لَا اُقْسِمُ
بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ قال فی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ
قولہ تعالیٰ وانت حل ہو من الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامۃ ضد الرحلۃ
فاللہ سبحانہ قید الاقسام علو لہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ اظہار الافضلیۃ

واشعارا بان شرف المکان باہلہ قال الشارح الزرقانی علیہ الرضوان الربانی
اقام البلد الظاہر مقام المضمر فلو یقل وانت حل بہ استعظاما لحلولہ فیہ فالمعنی
اقسم بہذا البلد والحال انک مقیم بہ فالاقسام بہ شرفک وعظمتک عندی قال
فی المواہب وہذا متضمن للقسم ببلدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ما فیہ من
زیادۃ التعظیم حیث اقسم بقید کونہ فیہ دفعا للتوہم بان المکان اشرف وان
شرفہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتسب منہ وقد روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
قال بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان اقسم بتراب
قدمیک فقال لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد وہذا القسم ادخل فی
تعظیمہ من القسم بذاتہ وبحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی قال فی التحبیر وروح البیان
وغیرہما من زبر اہل الاتقان ان الکعبۃ صورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والحجر الاسود صورۃ یدہ الکریمۃ واما حقیقۃ سر الکعبۃ فذاتہ الشریفۃ
ویمینہ المبارکۃ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ہنا نعرف ان الانسان الکامل
افضل من الکعبۃ وکذا یدہ اولی من الحجر الاسود ولما انتقل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الی دار البقاء خلفہ ورثتہ بعدہ فہم مظاہر ہذین السرین فلا
بد من تقبیل الحجر فی الشریعۃ ومن تقبیل ید الانسان الکامل فانہ المبایعۃ
الحقیقۃ وہی عین المبایعۃ مع اللہ ورسولہ وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام ان للہ
عبادا تطوف بہم الکعبۃ یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ کہتے ہین منکرین ؛
تیری شان رفیع البیان مین ای سید المرسلین ؛ وہ سب خرافات وہفوات
باطل وعاطل ہے بالیقین ؛ اس مدعا پر قسم کھاتے ہین ہم اس شہر کی اسلیئے

کہ تو اوسمین مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شہر لائقِ قسم خدائے کریم ہے۔ نے بلکہ اوس خاکِ پُر انوار کوچہ و بازار کی ہمکو قسم ہے آشکار ؞ کہ جسکو تیرے قدمین شریفین نے مس کیا لیل و نہار ؞ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر مین اے میرے حبیبِ مختار ؞ تو اپنی کلامِ قدیم مین نہ قسم کھاتا مین اوس شہر کی زینہار ؞ چہ جائیکہ اوس خاکِ مذکور کی قسم یاد فرماوے حضرتِ ایزدِ غفار ؞ قسم ذات و حیات سے قسم خاکپا نہایت عظیم و فخیم ہے عند اولی الابصار ؞ شعر

قسم بجانِ تو خوردن طریقِ غیرت نیست
بخاکپائے تو آن ہم عظیم سوگند ست

مواہبِ لدنیّہ اور زرقانی مین مسطور ہے ؞ تفسیر تجبیر وغیرہا مین بھی مذکور ہے ؞ کہ قیدِ حلولِ نزول مین جنابِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کی نہایت تعظیم ہے ؞ اور اس قیدِ اقامت مین اِس امر کا غایت اظہار و اشعار نزد ہر ایک فہیم ہے ؞ کہ شرف المکان بالمکین ؞ یعنی مکان کو شرافت اہلِ مکان سے ہے بالیقین ؞ جیساکہ صاحب مکان شریف ہے ؞ ویسا ہی وہ مکان لابد منیف ہے ؞ مکان و زمان ملائک و انسان سبکو جنابِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم سے شرافت حاصل ہے ؞ جملہ فرشیات و عرشیات جناب سید الکائنات کے فیض و برکات سے علی قدرِ مراتب واصل ہے ؞ کہ یہ ذاتِ قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے ؞ مربیِّ ظاہر و باطن مُفیضِ اولین و آخرین ہے ؞ وہ سب سے مُستغنی سب کے دائم وہی ہین مددگار ؞ سوائے خدائے قدیم صاحبِ فضلِ عظیم کسی کے وہ محتاج نہین زینہار ؞ قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی شرح اسماء اللہ الحسنے

بہذا التعبیر الاسنی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الکرم هو الغنی بمولاہ عن کل ماسواہ والغوث الذی یستغاث بہ فی الشدائد والملمات ویستعان بہ فی النوازل والمہمات وتفصیلہ فی کتابی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین ؞ اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ مفخمہ ہے آشکار ؞ کہ جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدمین شریفین سے اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ؞ اور جبکہ مدینہ منورہ مین آپکی اقامت باکرامت ہے تا روزِ شمار ؞ تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے عند اولی الابصار ؞ تفسیر تجبیر و روح البیان مین مذکور ہے ؞ اور دیگر کُتب معتبرہ مین بھی مسطور ہے ؞ کہ کعبہ عکس صورتِ محمدیّہ ہے ؞ اور حجرِ اسود عکسِ دست حق پرست احمدیّہ ہے ؞ اور حقیقتِ سرّ کعبہ ذات سیّد الکائنات ہے ؞ اونپر صلوٰۃ وسلام ربّ البریّات ہے ؞ اور اسی مقام سے یہ سرّ آشکار ہے ؞ کہ انسان کامل خانہ کعبہ سے افضل بلا انکار ہے ؞ اور ایسا ہی ہاتھ اوسکا حجر اسود سے افضل ہے ؞ کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دارِ دنیا سے انتقال فرمایا ؞ تو اپنے وارثین حضراتِ علما کو دونو سرّ مذکور کا حامل ٹھہرایا ؞ مظاہرِ سرّین مسطورین تا روزِ شمار ؞ ورثۃ الانبیا ہین حضراتِ اولیائے کبار ؞ پس چومنا حجرِ اسود کو شرع شریف مین ضرور ہے ؞ اور چومنا دست حق پرستِ عالمِ ربّانی کو شرع منیف مین بھی لابد نورٌ علی نور ہے ؞ کہ یہ چومنا بیعتِ حقیقی بلا انکار ہے ؞ عین بیعت ہمراہ خدا و حبیبِ پروردگار ہے ؞ اور تحقیق فرمایا جناب

رسول کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ؎ کہ تحقیق خدائے تعالیٰ کے ایسے بندے ہین اہلِ قلبِ سلیم ؎ کہ طواف کرتا ہے اونکا کعبہ خدائے کریم ؎ یعنے اولیاء اللہ کعبۂ حقیقی ہین مطافِ اسرار پروردگار ؎ اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مقبولانِ کردگار ؎ چنانچہ حق تعالیٰ احادیثِ قدسی مین فرماتا ہے اے مؤمنین ؎ کہ لا یسعنی ارضی و لا سمائی و لٰکن یسعنی قلب عبدی المؤمن ؎ یعنی نہ گنجایش دیا مجکو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار ؎ ولکن گنجایش دیا مجکو میرے بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ؎ وللہ القوی درّہما فی المثنوی ؎

من نہ گنجم در زمین و آسمان	بلکہ گنجم در دلِ بشکستگان
در دلِ مومن بگنجم اے عجب	گر مرا جوئی دران دلہا طلب
ابلہان تعظیم مسجد میکنند	در جفاے اہلِ دل جد میکنند
آن مجازست این حقیقت اے خران	نیست قبلہ جز درونِ سروران
مسجدی کان اندرونِ اولیاست	سجدہ گاہِ جملہ ہست آنجا خداست
کعبہ ہرچندی کہ خانہ برِّ اوست	خلقتِ او نیز خانہ سرِّ اوست
چون ورا دیدی خدارا دیدہ	گردِ کعبہ صدق برگر دیدہ
خدمتِ او طاعت و حمدِ خداست	تا نہ پنداری کہ حق از وی جداست
تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد	ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد
یہ فرمانِ حنّانِ پروردگار	کہ ای باعثِ خلق ہر نور و نار
قسم مجکو اس شہر کی اے رسول	کہ جسمین کیا تو نے لابد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا بس امین	یہ ہے آمنا اوس سے اے نازنین

جو ہے خاکِ نعلین خیرُ الورا	قسم کھائے اوسکی خدائے سما
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا	کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
بعمرِ حبیبی بر اُس حبیب	نہ ہے اسمین تعظیم ایسی نصیب
کہ جس طور با خاکِ نعلین ہے	کہ نعلین افضل ز کونین ہے
لہذا قسم کھائے ربُّ العُلا	بخاکِ کفِ پائے خیر الورا
جو قدمین تیرے سے حرمین ہین	وہ دونو جہانمین شریفین ہین
ملا تیرے قدمون سے اونکو نصیب	ہوا کعب کعبہ ز کعبت کعیب
صفا کو دیا تو نے صد ہا صفا	بھی تیری مروّت سے مروہ ہوا
جو ہے چاہِ زمزم مین تیری وہ چاہ	تو وہ چاہ تیری سے ہے اہلِ جاہ
نہ ہوتا وہان آمنہ کا ظہور	نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور
تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل	کہ یہ شہر ہوا منًا اے جلیل
نہ اوسطرف ہوتا وہ شدُّ الرّحال	نہ جاتے اوسیطرف لاکھون رجال
نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان	چہ جائیکہ ہو شہرِ دار الامان
نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا	نہوتا وہان روضۂ مصطفا
تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار	نہوتے ملائک وہان جان نثار
جو ہے جائے روضہ ز فرشِ زمین	نہوتی وہ افضل ز عرشِ برین
جو ہے خاکِ پاکِ مدینہ حبیب	وہ کاملِ شفا ہے اگر ہو نصیب
وہ کُحلُ البصیرت برائے ضریر	وہ کُحلُ الجواہر برائے بصیر
دوائے دلِ دردمندان سدا	وہی جملہ امراض کی ہے شفا

وہ تیرے قدم سے مشرف مکان ۔ کہ ہے لامکانمین قدم کا نشان
نہ تجھکو کسی چیز سے افتخار ۔ ولے اوسے جو لامکانمین نگار
وہ فرمائے اسطور سے دمبدم ۔ کہ باخاک پائے تو دارم قسم
خدا کو اوسی خاکپا کی قسم ۔ حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم
نہ ماہر کوئی اسکی اہل حکم ۔ یہ کسکی قسم کیا وہ سر قسم

خیوری محمد کی تجھکو قسم
زکشف حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر مین اوسکے وہ سر خدا ۔ خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا
محمد حقیقت مین سر قدم ۔ قدم کی قسم ہے یہ سر قسم
وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا ۔ یہی سر اوسکا یہ سر خدا
اسی سر کو ساجدین کا مسجود ۔ یہی سر مسجود جملہ وجود
جو ہے دست محبوب خیر الورا ۔ ید اللہ وہی ہے بلا امترا
جو ہے عکس اوسکا وہ بین الانام ۔ کہین حجر اسود اوسے خاص و عام
وہ جائے جو ہے مسکن مصطفا ۔ وہ کعبے سے افضل بلا امترا
یہ کعبہ خلیلی وہ کعبہ جلیل ۔ وہ ساجد یہ مسجود رب الخلیل
کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل ۔ کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال اللہ تعالی فی حق آدم استفتاحا خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحا ھکذا فی التحبیر ؁

گدائے محمد جو در کائنات ۔ وہ کعبے سے افضل بصد بینات

کہا اوسکو بیتی خدا الجبار ۔ کہ ہو پاک بہر طواف کبار
کہا اوسکو یا عبدی ہفتاد بار ۔ کہ یہ مسکن ذات پروردگار
یہی خانہ بر ابرار ہے ۔ وہی خانہ سر اسرار ہے
یہی خانہ ہے کعبہ اتقیا ۔ وہی خانہ ہے کعبہ کبریا
اگرچہ یہ کعبہ مطاف کبار ۔ ولے اوسکا طائف وہ لیل و نہار
ہمہ حجر اسود کو چومین مدام ۔ یہ چومے قدم اوسکا با احترام
وہ قبلہ نما ہے بہر قبلہ ضرور ۔ مطاف الہی وہ سر سرور
جو ہے دید اوسکی وہ دید خدا ۔ خدا دید اوسکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہے دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہر مکہ مین کعبہ عیان ۔ تو لابد وہ افضل نہ اسمین گمان
مدینے مین ہین جب شفیع الورا ۔ تو افضل وہ لاریب نزد خدا
جہان مصطفا ہے وہان پر خدا ۔ جہاں پر خدا ہے وہان مصطفا
خدا مصطفا سے نہووے جدا ۔ جدا مجتبے سے نہووے خدا
یہان مصطفا اور خود وہ خدا ۔ وہان کعبہ انکی جو ہے خاکپا
وہ کعبہ جو ہے مظہر فیض وجود ۔ تو جود محمد سے اوسکا وجود
تو کیونکر نہ افضل جو شہر حبیب ۔ کہ ہے جسسے کعبے کو عزت نصیب
یہ لاریب اظہر دلیل مبین ۔ کہ شرف المکان زشرف المکین
ہوئی شرف کعبہ و عرش برین ۔ زپائے حبیبی شہ مرسلین

مدینہ جو انگشتری ہے عیان ۔ تو اوسمین نگینہ شہِ دو جہان
مُعَزز نگینے سے انگشتری ۔ جو اہلِ نظر اوسکا ہے مشتری
جو افضل ہمہ چیز نزدِ خدا ۔ جو اوسکے خزانے مین اجمل سدا
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار ۔ کہ وہ افضلِ خلق پروردگار
تو جو سب سے افضل بھی مختار ہے ۔ وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے
تو افضل مدینے سے ہوتا اگر ۔ کوئی شہر اے حاذقِ نامور
تو ہوتا وہی مسکنِ مُصطفا ۔ ملائک بھی ہوتے اوسی پر فدا
بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار ۔ ہمہ وقت تا روز زِ روزِ شمار

خیوری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ مکّے سے افضل مدینہ ضرور

اے عاشقِ صادق ❊ وے مُحبِّ حاذق ❊ اگرچہ مکہ مکرّمہ مین ایک نیکی کا ثواب صد ہزار ہے ❊ امّا مدینۂ مشرّفہ مین قرب وجوارِ سیّدِ مختار ہے ❊ اور اوسکے قرب وجوار مین ایک نیکی کا ثواب لاکھہا نیکی سے بسیار ہے ❊ اور مدینہ مطہرہ مین ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریف مین ہزار ہے ❊ تو وہ کمیت مین کم کیفیت مین زیادہ بیشمار ہے ❊ لاکھہا نیکیے مکہ مکرمہ سے افضل واکمل عند اولی الابصار ہے ❊ کیونکہ مزید اعداد مین فضیلت منحصر نہین زینہار ❊ آیا نہین دیکھتا تو بعین عنایتِ پروردگار ❊ کہ منا سے مسجدِ حرام مین عبادت کا اعداد مزید علی الاطلاق ہے ❊ اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز منا مین

پڑھنا مسجدِ حرام سے افضل بالاتفاق ہے ❊ کیونکہ اسمین اتّباعِ سُنّتِ رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے ❊ اور اتّباعِ سُنت پر لاریب افضلیت کا مدار ہے ❊ اور مسجد الحرام مین سوائے کثرتِ عدد اور کسی امر کا نہین اعتبار ہے ❊ اور اتّباعِ سنت کے مقابل کثرتِ عدد از بسکہ ناپائدار ہے ❊ پس اسسے معلوم ہوا کہ ثوابِ عمل اگرچہ از روئے عدد قلیل ہو ❊ امّا ممکن کہ بحسب کیفیت وعظمت وہ عمل افضل بعدیل ہو ❊ اور یہ امر بھی ثابت نزدِ علمائے حذّاق ہے ❊ کہ داخلِ کعبہ مسجد الحرام سے افضل بالاتفاق ہے ❊ اور حال یہ کہ صحتِ نمازِ فرض مین اندرون کعبہ اختلاف ہے ❊ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز نماز فرض صاف صاف ہے ❊ چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو ❊ اور اوس نماز پر حکم فضلیت مآب ہو ❊ پس اسسے یہ امر ہویدا ہوا ❊ دلِ اہلِ انصاف اسپر شیدا ہوا ❊ کہ فضلیّت کثرتِ اعداد پر موقوف نہین ❊ بسیاری تعدادِ اجر پر معروف نہین ❊ بلکہ سببِ فضلیّت کا قبولیّتِ درگاہ پروردگار ہے ❊ اور قربِ حبیبِ خدا اور نزولِ رحمتِ بے انتہا آشکار ہے ❊ اور جبکہ وجود پُر جود رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اوس بقعہ شریفہ اور روضۂ منیفہ مین زندگانی جاودانی اور حیاتِ نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے ❊ اور وہ محلِ اجل اور منزلِ اجمل تنزلاتِ رحماتِ ابدیّہ اور خیراتِ برکاتِ سرمدیّہ سے علی الدّوام محمود ہے ❊ اور اوس مقامِ پُر انعام کا تمام اُمّت عالی ہمّت کو شامل ہے ❊ اور ہر ایک عاصی پُر معاصی کو اوس منبعِ حسنات اور مرجعِ برکات سے حصول فیضِ کامل ہے ❊ اور وہ فیضِ عام اور انعامِ تام غیر متناہی عند اولی الابصار

ہے کیونکہ دائم نزدِ خدا ترقیاتِ مراتب سید پناہی آشکار ہے + اور قرآن مجید فرقان حمید مین حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتا ہے قولہ کریما + وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا + یعنے

شعر

خدا فرما چکا قرآن مین لاریب ۔ گنہگاران اُمت ہین جو پر عیب
وہ آوین پاس تیرے چشم گریان ۔ طلب غفران کرین باسینہ بریان
وہ استغفار پر ہون جبکہ شیدا ۔ مدد اونکی کرین تو بھی ہویدا
کرین اونکے لیے توجب شفاعت ۔ تو بخشے پھر خدا اونکی شفاعت
کما ھو قائل قولا کریما ۔ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا
وہ تینوام ہووین جبکہ موجود ۔ تو بخشے اونکی عصیان رب محمود
وہ ہون مقبول توبہ نزد رحمان ۔ کرے اونپر ہمیشہ رحم یزدان
یہ فیض مصطفا ہے جبکہ دائم ۔ شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم
وہ مقبول شفاعت نزد ایزد ۔ کہ ہووے جسنے عاصی پاک اسعد
یہ جاری فیض و نکاہ شب و روز ۔ قیامت تک بصد امداد پرسوز
ثواب کیونکر نہو مکّے سے افضل ۔ مدینہ پر سکینہ شہر اجمل

خیوری کا یہی لاریب ایقان
مدینہ باسکینہ عین ایمان

ای لبیب صفی وے اریب وفی آنا اُمّت کا نزدِ قبرِ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات + اور استغفار سید مختار واسطے اونکے

نزد رب البریات + اور شفاعت کرنا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا واسطے تمام اُمّت کے لیل و نہار + اور قبول فرمانا حق تعالیٰ کا اوس شفاعت کو اور نزولِ رحمت حسب استغفار + اور مشرف ہونا اُمّت کا زیارت روضہ مطہرہ سے جو افضل القربات ہے + اور حصول شفاعت و استمداد جناب رسالت مآب سے جو اکمل وسیلہ نجات ہے + اور حصولِ فیض قُرب و جوار سید مختار اور نیل خیرات و برکات مجاورتِ مدینہ باسکینہ پُر انوار جو موجب رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے + اور وہ قرب و جوار منظر پروردگار جو اجلّ واسطہ قبولیت دعوات ہے مزید اعداد عبادات مکہ مکرمہ سے نہایت و بغایت افضل و اجمل بلا انکار ہے + اور منافع خیرات مذکورات کا تمام اُمّت کے لیے علی الدوام تا یوم القیام از بسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصول مبرات مسطورات کا وہی ذات سید الکائنات وسیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے نزد منصفین + مکہ مکرمہ مین اگر کعبہ مفخمہ مخزن انوار جلال ہے + تو مدینہ منورہ مین وہ روضہ حبیب خدا معدن اسرار جمال ہے + کہ کعبہ طائفین اور عرش برین سے افضل ہے + سارا امکنہ سماوات و ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلت مجاورت جلدہ قرآن شریف سے اظہر من الشمس ہے + کہ حرمت جلد فرقان منیف مثل قرآن ابین من الامس ہے + جیسا کہ تعظیم مس مصحف آیتِ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ سے آشکار ہے + ویسا ہی تکریم جلدِ مصحف عدم مس محدث وغیرہ سے ہویدا

بلا انکار ہے + مکّہ مشرّفہ مین اگر مقام تولدِ سیّد الانام ہے + تو مدینہ پر سکینہ مین جائے تخمیرِ وجودِ پُر جود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہے + مکّہ مکرمہ مین اگر نزولِ رحمت یکصد و بست ہر روز بلا انکار ہے + تو مدینہ لطف خزینہ مین روضہ مطہرہ پر نزولِ رحمت و رضوان و ملائکۃ الرحمان بے حدّ و عد لیل و نہار ہے + کیونکہ وہ روضہ شریفہ بقعہ منیفہ لاریب دائم منظرِ پروردگار ہے + مظہرِ ہو الرفیق الاعلیٰ عند اولی الابصار ہے + ای عزیز وافر تمیز محلِّ قبرِ حبیبِ خدا علیہ الصّلوٰۃ والثّناء و فضیلت سے معمور ہے + ایک تو اوس دُرِّ نورانی سلالۂ کعبۂ ربانی سے پُر نور ہے + جو خطابِ ایزدِ منان طرفِ زمین و آسمان آیت اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا مین وہ مجیب بالاتفاق ہے + زمین سے وہی دُرِ کعبۂ معظّمہ اور سماوات سے اوسکے محاذی بقعہ مفخّمہ عند الحذّاق ہے + دوسرا حقیقتِ محمدیّہ جو دت وجودِ علویّہ و سفلیّہ جو باطنِ احدیتِ مبدا و احدیت برزخِ کبریٰ علی الاطلاق ہے + اوسی حقیقت کی شان مین فرقان قاطع بُرہان ناطق ہے یہ کلامِ قدیم +

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم
وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم

وہ میمی نقابِ رُخِ دلربا
حدوث و قِدم مین وہ برزخ سدا

وہ سلما حدوثی جو ہے مہ جبین
وہ لیلیٰ قِدَم جو ہے نازنین

وہ ہر دو نمودار از یک حجاب
کہین جسکو احمد رسالت مآب

وہ ہے اُمِّ اُمّ اور اُمّی لقب
وہی آدم و آدمی کا نسب

وہ ہے روحِ اعظم وہ حُبِّ قدیم
وہ ہے پدرِ ارواح خلقِ عظیم

وہ روحِ خدا ہے وہ روحِ الٰہ
وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ

وہ ہے سرِّ مطلق وہ شانِ عجیب
مقیّد نہ ہرگز وہ نزدِ لبیب

وہ سرِّ عوالم وہ مقصود ہے
غیوری کا ہردم وہ مسجود ہے

قال اللہ سبحانہ فی کلام المبین + اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ + قال سید العارفین سند الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان فی تفسیرہ عرائس البیان قدس اللہ سرّہ وافاض علینا برّہ ثم اعلم ان الارواح کلہا خلقت من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان روحہ اصل الارواح ولھذا سمّی اُمّیًا ای انہ ام الارواح فکما کان ادم علیہ السلام ابا للبشر وامّہ حوی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ابا للارواح وامّہا وذلک لان اللہ تعالیٰ لما خلق روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ اٰخر حتی ینیب روحہ الیہ او یضاف الیہ غیر اللہ فلما کان روحہ اوّل شیٔ تعلق بہ القدرۃ شرفہ بتشریف اضافتہ الی نفسہ فسماہ روحی ثم حین اراد ان یخلق اٰدم فسوّاہ ونفخ فیہ من الروح المضاف الی نفسہ وھو روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فکان روح ادم من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک ارواح اولادہ لقولہ تعالیٰ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوّٰهُ

وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وقال تعالیٰ فی حق مریم علیہما السلام فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا فکان جبرائیل علیہ السلام وروحہا من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم المضاف الی حضرتہ تعالیٰ وھذا لمحہ اسرار من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ انتہیٰ + یعنے حق تعالیٰ کا اسطور فرمان واجب الاذعان ہے + فرقان لامع البرہان مین خوش تبیان ہے + کہ یاد کر تو اے میرے حبیبِ مختار + کہ جسوقت تیرے ربنے فرشتونپر کیا آشکار + کہ تحقیق پیدا کرنے والا ہون مین آدم کو آب وگل سے بالضرور + پس جسوقت راست ودرست کیا مینے اوسکو بے فتور + اور داخل کیا مینے بیچ اوسکے میرے روح کو بصد سرور پس واسطے اوسکے سجدہ کیا سب فرشتون نے حسب فرمانِ ربّ غفور + اور تفسیر عرائس البیان مین اسطور ہے مذکور + اور یہ تفسیر زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین ابو محمد صاحب روزبہان قدس اللہ سرہٗ بغایت الرضوان کی ہے مشہور + کہ حق تعالیٰ نے روح پُر فتوح جنابِ رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم سے سب روحون کو پیدا کیا + وہی روح پُر فتوح ابو الارواح ہے اوسی سے سب کو ہویدا کیا + وہی اُمّ ارواح ہے وہی اصلِ اشباح ہے + لہذا آپکا نام نامی اسم گرامی اُمّی مشہور ہے + کہ اُم کا معنے لغتِ عرب مین اصل اصول مذکور ہے + جیسا کہ آدم علیہ السلام ابو البشر ہین آشکار + اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُم البشر ہین بلا انکار + ویسا ہی جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پدرِ ارواح اور مادرِ اشباح ہین حسب فرمانِ پروردگار اور تفصیل اس اجمال کی + اور دلیل اس مقال کی + یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ

نے روح پُر فتوح سیّد الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل السرور سے اوس ذات سند الکائنات کو ہویدا کیا + تو اوسوقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینہار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ سے سب چیزون کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوسکو اپنی ذات قدیم الصّفات کی طرف نسبت کیا بصد احترام + تا کہ اوس روح پُر فتوح کی لطافت وشرافت سے ماہر ہون ہمہ خواص وعوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب ہے + خلعتِ ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روحِ خدا ہے + ہمہ خدائی مین یکتا مصطفا ہے + یہی مالکِ مُلکِ الٰہ ہے + اسی سے ظہورِ خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضا جوئی حق تعالیٰ کی رضا ہے + اسکی طاعت طاعت ربّ العلا ہے +

شعر

محمدؐ سرِ وحدت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے … شریعت مین تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے

خدا و مصطفا کی کُنہ مین ادراک عاجز ہے … محمدؐ کو خدا جانے خدا کو مُصطفا جانے

احد نے صورتِ احمدؐ مین اپنا جلوہ دکھلایا … بھلا پھر کس طرح سے کوئی اوسکا مرتبا جانے

ہُوَ الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن … اوسیکو ابتدا جانے اوسیکو انتہا جانے

وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اوسکی موجین ہین … غریق بحرِ عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے

محمدؐ فی الحقیقۃ آفتابِ لایزالی ہے … اوسیکے نور کا دونو جہانمین پرتوا جانے

پھر جب وجودِ پُر جود آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا + تو اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے روح پُر فتوح سے پیراستہ کیا + پس روحِ آدم علیہ السلام روحِ محمدی سے

سے پیدا ہوا + ابو البشر ابو الارواح سے ہویدا ہوا + پس باطن مین آدم علیہ السلام
فرزندِ رسولِ کریم ہے + اگرچہ ظاہر مین اونکا فرزند صاحبِ خُلقِ عظیم ہے +

وَلِلّٰہِ رَبِّ الْبَرِیَّۃِ دَرُّمَا فِی التَّائِیَّۃِ **شعر**

وَاِنِّیْ وَاِنْ کُنْتُ ابْنُ آدَمَ صُوْرَۃً ۔۔۔ وَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

وَلِلّٰہِ مَا اَفَادَ فِی الْفَارِسِیِّ وَ اَجَادَ + **شعر**

گر بصورت من ز آدم زادہ ام ۔۔۔ در حقیقت جدِّ جدّ افتادہ ام

اور ایساہی ارواح اولادِ آدم علیہ السلام + اور سائر ارواحِ علویات وسفلیات بالتمام + فرزندِ جناب رسولِ کریم ہین علیہ الصلوۃ والسلام لہذا فرمایا جناب رسول کریم نے علیہ الصلوۃ الملک العلام + کہ آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیام + یعنے حضرت آدم اور سائر خلائق بالضرور + میرے لوا کے زیر سایہ ہونگے یوم النشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہون جناب رسول الکریم + ولاعبرۃ لمایخرصہ المنکر اللئیم + کیونکہ اس مدعا پر خود ناطق ہے کتاب مستطاب قدیم + کہ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَھُمْ اَیُّھَا الْفَھِیْم + یعنے قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسولِ کریم کو آشکار + جیساکہ وہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو بلا انکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور سِرِّ روحانی اوسپر ظاہر ہے + اور یہ امر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس مین معرفتِ روحانی داخل ہے + اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا حاصل ہوئی جو غیب الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہونے مین کیا ریب ہے +

واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی + اے عزیز پر تمیز اگر مکۂ معظمہ مین اداے حج وعمرہ آشکار ہے + تو مدینہ منورہ بھی اس عبادت سے پر انوار ہے + قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام من خرج علی طھر لا یرید الا مسجدی ھذا لیصلی فیہ کانت بمنزلۃ حجۃ رواہ البیہقی وغیرہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ العظام من تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوۃ کان کاجر عمرۃ رواہ ابن ماجہ وغیرہ بسند جید عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ وروی الامام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرھم ایضا رضی اللہ عنھم بلفظ من توضأ فاحسن وضوءہ ثم جاء مسجد قباء فرکع فیہ رکعتین کان لہ کعدل عمرۃ وروی ابن شبۃ عن سعید بن الرقیش الاسدی قال جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنھم الی المسجد قباء فصلی فیہ رکعتین الی بعض ھذہ السواری ثم سلم وجلس وجلسنا حولہ فقال سبحان اللہ ما اعظم حق ھذا المسجد لو کان علی مسیرۃ شھر کان اھلا ان یوتی فمن خرج من بیتہ یریدہ متعمدا الیہ لیصلی فیہ رکعتین اقبلہ اللہ باجر عمرۃ قال ابو غسان ومما یقوی ھذہ الاخبار ویدل علی تظاھرھا فی العامۃ والخاصۃ قول عبد الرحمن ابن الحکم +

شعر

وایم اللہ قد اقررت عینا
من المتعمرات الی قبائی

ملخص الکلام فی ھذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارتِ کاملہ مسجدِ

نبوی مین اس قصد سے آوے + کہ اوسمین نماز پُر نیاز باشوق و ذوقِ
جان وجنان بجالاوے + توحق سُبحانہ تعالیٰ شانہ ثواب حج کامل کا اوسکو عطا
فرماوے + اور جو شخص باوضوئے تام اس ارادے سے مسجدِ قبا مین جاوے +
کہ بامدادِ الٰہی ادائے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوس سے ظہور مین آوے + توحق
تعالیٰ ثواب عمرۂ کامل کا اوسکے نامۂ اعمال مین تحریر فرماوے + اس باب مین
احادیث قویّہ اور اخبار و آثارِ مرضیہ بسیار ہین + اور اونکی صحت پر متفق حضرات
مُحدّثینِ کبار ہین + اور یہ امر بھی ازبسکہ ظاہر و عیان ہے + ہر خاص و عام پر
ہویدا بیگمان ہے + کہ ادائے حج ایک سال مین ایک مرتبہ سے زیادہ نہین ہوتا
زنہار + اور ادائے نماز مسجدِ نبوی مین ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے
بلاانکار + اور ہزارہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوتے ہین لیل و نہار +
پس مدینہ منوّرہ کیونکر افضل نہو مکہ معظمہ سے عند اولی الابصار + مگر جس شخص
کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل مین وہ ہے اہلِ نار + تو وہ کیونکر دیکھے
مدینۃ السّلام قبۃ الاسلام کے انوارِ پُر اسرار + اور کیونکر منکشف ہون
اوسپر مقرّ حبیبِ قدیم منظرِ محبوبِ عظیم کے اسرارِ پُر انوار + کہ وہ کنزِ مخفی
سے ہویدا ہین باطن اونکا احدیت ہے عند اولی الابصار ۔ شعر

بیاتا در مدینہ نورِ احمد	بہ بینی از در و دیوار لامع
جمالِ مُصطفا بے پردہ بینی	چو خورشیدی کہ بے ابر ست طالع
بیا ای کورِ چشمِ تیرہ باطن	بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع
بروقِ شبہ سوز آنجا لوایح	بدورِ دین فروز آنجا سواطع

نجومِ اہتدا آنجا فروزان	شموسِ اصطفا آنجا طوالع
چو از ناری کجا تو نور بینی	بود ہر کس باصلِ خویش راجع
چرا باخویش دشمن گشتہ تو	چہ خود را میزنی بر سیفِ قاطع
ولیکن کے توانی دید آن نور	چو نورِ فطرت گردید ضایع
نصیحت کردمت دیگر تو دانی	فَاِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہ واقع

قال فی منہل الصفا و التحبیر و الجامع الکبیر و غیرہا من زبر النحاریر ان الامام مالک
نبراس الوداد و المسالک + قدس اللہ سرّہ و افاض علینا برّہ کان یقول
حجّی زیارۃ قبر حبیب الرحمٰن + و صلاتی فی جوار طبیب العصیان + افضل
من حج بیت اللہ المنان + و کان لا یتوجہ الی بیت اللہ المتعال + مع کونہ
صاحب الثروۃ و الاموال + و کان یصرّح فی اکثر الاحوال + بانہ فی قبرہ
علیہ الصّلوۃ و السّلام + و علی اٰلہ و اصحابہ البررۃ الکرام + کعبۃ اللہ
الملک العلام + و سرّ اسرار الاحدیۃ علی الدّوام + و ہو الحقیقۃ المحمدیّۃ
و المادۃ الاحمدیّۃ + اصل الحقائق السرمدیّۃ + حیاۃ الارواح الابدیّۃ +
و لا یخفا انّ وجود الکعبۃ من وجودہ + و تنزل الرحمۃ علیہا من جودہ
و کان یخشی من بُعد جوار سیّد الثقلین + و یبکی حتّی یتقاطر لحیتہ
من دموع العینین + و یذکر اختیار سیّدنا عثمان بن عفان + شہادۃ
نفسہ النفیسۃ علی الہجران + و دعائہ اللّٰہُمّ ارزقنا شہادۃ فی
سبیلک و امتنا فی جوار حبیبک فلما و عد اللہ امامنا المالک منجی الخلائق
عن المہالک بان لا یقبض روحہ اللطیفہ + الا فی جوار حبیبہ فی المدینۃ الشریفہ

وامرهٔ بالحج مرّة باداء المناسك + فعلی عدة اللّٰہ حج مرة اما منا المالك + رضی اللّٰہ عنه بلطفه القدیم + وعنا بوداده مع الحبیب الکریم + علیه افضل الصلوات واکمل التسلیم + یعنی کتاب منهل الصفا اور تفسیر تحبیر مین مذکور ہے + جامع کبیر وغیرہا کُتُب معتبرہ مین بھی مسطور ہے + کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق ہادی المسالک قدس اللّٰہ سرّہ وافاض علینا برّہ دائم اسطور فرماتے تھے + محبین صادقین کو افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے + کہ حج میرا زیارتِ روضہ جناب رسول کریم ہے + اونپر ہر زمان وہر آن صلوات وتسلیمات خدائے قدیم ہے + اور نماز پڑھنا میرا مسجدِ نبوی مین بالسرور + حج بیت اللّٰہ سے افضل واکمل ہے بالضرور + اور باوجود ثروت کثیرہ وحصولِ اموالِ وفیرہ متوجہ نہین ہوتے تھے طرف بیت اللّٰہ العلّام + اور قصدِ حج کعبہ نہین فرماتے تھے علی الدوام + اور اکثر احوال ایسا بیانِ صریح فرماتے تھے + محبّین حاذقین کو مژدہ جان بخش سناتے تھے + کہ تحقیق قبرِ شریف جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم مین لاکلام + دو چیز مسعود موجود ہے نزدِ محققان آئمہ اسلام + ایک تو لبّ لبابِ ارض کعبہ زکیّہ + اور دوسرا سِرّ اسرار حضرتِ احدیّہ + اور وہی ہے سِرّ حقیقتِ محمدیّہ + اصلِ فیوض حضرتِ احمدیّہ + وہی سِرّ ساجد ومسجود ہے + وہی حقیقتِ عابد ومعبود ہے + اوسی سے وجودِ ہمہ موجود ہے + لابُد اوسی سے بقارِ ہر وجود ہے + اوسکی جود سے کعبہ حضرتِ ودود ہے + اوسکی رحمت سے رحماتِ کعبہ محجوب ہے + اوسی سے تنزل رحمت صباح ورواح ہے + اوسی سے حیاتِ ابدالاباد ارواح ہے + اوسیکا شمہ فیض عرشیات

وفرشیات ہے + اوسیکا کرشمہ جنّات ومزیّن سماوات ہے + وللّٰہ الغفّار

درّ ما فی هذهِ الاشعار

شمسٌ علی قطبِ الکمالِ مضیئةٌ ... بدرٌ علی فلکِ العلا سیرانهُ

اَوجُ التعاظمِ مرکزُ العزِّ الذی ... لرحی العلا من حوله دورانهُ

فالخلقُ تحتَ سماءِ علاه کخردلٍ ... والامرُ یبرمهُ هناک لسانهُ

والکونُ اجمعهُ لدیهِ کخاتمٍ ... فی اِصبعٍ منّه اجلّ اکوانهُ

وتطیعهُ الاملاکُ من فوقِ السما ... واللوحُ ینفذُ ما قضاهُ بنانهُ

وله المقامُ وذلکَ المحمودُ ما ... لم یدرِهِ من شانِ تعالی شانهُ

هو درُّ بحرِ الوهةٍ وخضمُّها ... هو سیفُ ارضِ عبودةٍ ومعانهُ

هو هاؤهُ هو واوُهُ هو باؤهُ ... هو سینهُ والعینُ بل انسانهُ

هو قافهُ هو نونهُ هو طاؤهُ ... هو نورهُ هو نارهُ هو رانهُ

عقدُ اللواءِ بحمدهِ وثنائهِ ... فالدهرُ دهرٌ والاوانُ اوانهُ

والعرشُ والکرسیُّ ثمَّ المنتهی ... مجلاه ثمَّ محلُّه ومکانهُ

وطوی السمواتِ العلا بعروجهِ ... طیَّ السجلِّ لمدلجٍ رکبانهُ

انبا عنِ الماضی وعن مستقبلٍ ... کشفَ القناعَ وکم اضاءَ برهانهُ

انبا عنِ الاسرارِ اعلاناً ولو ... یفشِ السریرةَ للوریٰ اعلانهُ

حاشاه لم تدرک لاحمدَ غایةٌ ... اذ کلُّ غایاتِ النهایةِ آنهُ

صلّی علیهِ اللّٰهُ مهما زمزمت ... کلمٌ علی معنیً یریحُ بیانهُ

نفی اللّٰه عنه آفة لم یزل آزمانه
کالمفصل باب من فوق ذا داته کانه

٣ الکل فیه ومنه کان وعنه
ولطائف الملکوت فی نشأته

اور دائم ہراسان ولرزان ہوتے تھے مہجور ہے قبر جناب رسول کریم سے +
اور ہمیشہ روتے تھے دور ہے ہمسائگیٔ نورِ قدیم سے + یہان تک کے دونو
چشمون سے ایسی دو نہر اشک جاری ہوتی + کہ اوسے آپکی ریش مبارک
سیراب ہوکر ایک لڑی موتیونکی زمین پر ساری ہوتی + اور اوس حالت سے
ایک ایسی حالت آپکے دلِ نورانی پر طاری ہوتی + کہ آپکی زبان فیض عنوان سے
ذکرِ شہادت حضرت عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور مین آتا + کہ دلِ محبین صادقین
اوسے نہایت وبغایت سرور مین آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
عفان نے قبول کیا شہادت آپنے نفس کی بقصد اختیار + اور نہ ترک کیا
شہر مدینہ باسکینہ کو بسببِ حصولِ جوارِ سیدِ مختار + اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل ونہار + کہ ہمکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خالصاً
مخلصاً اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہمکو تیرے حبیب کے ہمسایگی مین اے
کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالیٰ نے بالطفِ بسیار + کہ نہ
قبض کرینگے ہم روح پر فتوح کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قرب حبیب خدا
علیہ الصلوۃ والثنا مین اے پروانۂ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا ہی
مدینہ دلِ عشاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روزِ شمار + پس اسی وعدے
پر حق تعالیٰ نے امام موصوف کو امر کیا کہ حج بیت اللہ ادا کرین ایک بار پھر
حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدۂ ایزدِ غفار +
اے اللہ راضی ہو اوس امام ہمام سے علی الدوام + اور ہم گنہگارون
شرمسارون سے بالطفِ تام + طفیل ووداد امام موصوف کے مع سید الانام

علیہ وعلی آلہ واصحابہ الکرام + افضل الصلوات واکمل التسلیمات الی
مرور اللیالی والایام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے وقتِ
ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ ای بلد امین + تو میرے نزدیک محبوب ترین
بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت مین مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور
احب ارض اللہ بھی مسطور ہے + تو اوسمین اسرار بسیار ہین + اہلِ سر پر ہویدا
ہین + ازانجملہ یہ کہ وہ قول پیش اظہارِ افضلیتِ مدینہ منورہ جو حبیبِ پروردگار
ہے + اور بعد اوس وقت کے اظہارِ افضلیتِ مذکورہ نہ مخالفِ اخبار وآثار ہے + کیونکہ
مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اوسوقت مین ہونا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد اوسکے
اظہار احب ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان مین مقصود کردگار ہے + اوسوقت مین
مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اسوقت مین مدینہ منورہ کا افضل ہونا
ہی مذکور ہوا + اوسوقت اوسی کی خیریت کا اشتہار ہوا + اور اسوقت مین اسی کی
افضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الٰہی مین مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + اما اوسوقت
شہرت مین مکہ معظمہ ہی اجل بلاد اللہ تھا + اوسوقت مین اوسیکا افضل ہونا بہر
خدا اظہور تھا + اور اسوقت مین اسیکا اجل واکمل ہونا برائے مصطفا منظور
تھا + نہ وہ اشتہار اس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے +
ہر ایک اشتہار واظہار اپنے وقت پر لامع ہے + پس کیونکر اس امر مین سنکر اعتراض
کا طامع ہے + آیا نہین دیکھتا تو وہ فرمانِ واجب الاذعان پروردگار + جو قرآن
مجید فرقانِ حمید مین ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بی بی مریم کے حق مین
ہوا ہے آشکار + یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

یعنے اے بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتون کو جو انعام کیا ہمنے تمہارے
آبا و اجداد پر بالیقین + مثل انزال مَن و سلویٰ اور تظلیلِ غمام + اور جاری کرنا
پانی دوازدہ چشمے کا ایک پتھر سے وادیٔ تیہ مین لاکلام + اور سوا انکے دیگر عطیاتِ
مرضیات و اکرام + اور فضیلت دیا ہمنے تمارے آبا و اجداد کو اے یہود + اوپر
اوس اہلِ عوالم کے جو اوسوقت مین تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے
کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تا روز پرسوز موعود + اور ایسا ہی
بی بی مریم کے حق مین یہ فرمانِ مُبین + وَاصْطَفَاکِ عَلٰی نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ + یعنے
تیرے زمانے کی عورتون مین تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اونسے
تو ہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین مین استغراق عرفی معہود ہے + نہ استغراق
حقیقی مقصود ہے + یعنے تخصیص اونکے زمانے کی وہان مراد ہے + اور مراد مُطلق
زمانہ ہر دو جائے مین نا سداد ہے + کیونکہ اُمّتِ محمدیّہ کو سائر اُمم پر فضیلت
آشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم مین یہ آیت پُر ہدایت نگار ہے + کہ کُنْتُمْ
خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرْ + اور ایسا ہی
اخبار و آثار و اجماعِ اُمّت سے روشن ہے اور اظہر + اور بی بی مریم سے خدیجہ کبریٰ افضل
علی الاطلاق ہین + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
بالاتفاق ہین + رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا + قال فی روح البیان + وغیرہ من
تفاسیر القرآن + یا بنی اسرائیل اذکروا ای اشکروا نعمتی التی انعمت بہا علیکم بانزال المن
والسلویٰ وتظلیل الغمام وتفجیر الماء من الحجر وغیرہا وذکر النعم علی الاباء الزام الشکر
علی الابناء فانہم یتشرفون بتشرفہم ولذلک خاطبہم فقال تعالیٰ فضلتکم ولم یقل فضلت اباءکم

لان فی فضل اٰبائہم فضلہم وقولہ تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین من عطف الخاص
علی العام للتشریف ای فضلت اٰباءکم علی عالمی زمانہم بما منحتہم من العلم والایمان
والعمل الصالح وجعلتہم انبیاء وملوکا مقسطین وہم اٰباؤہم الذین کانوا فی عصر
موسیٰ علیہ السلام وبعدہ قبل ان یغیروا وہذا کما قال فی حق مریم واصطفاکِ
علی نساء العالمین ای نساء زمانکِ فان خدیجۃ وعائشۃ وفاطمۃ رضی اللّٰہ عنہن
افضل منہا فلم یکن لہم فضل علی امۃ سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال اللّٰہ تعالیٰ
فی حقہم کنتم خیر اُمّۃ اخرجت للناس فالاستغراق فی العالمین عرفی لا حقیقی +
اے لبیبِ وفی وے اریب صفی سببِ افضلیّتِ مدینہ منوّرہ حلولِ رسولِ مقبول
اوس شہرِ شریف مین بلا انکار ہے + اور موجبِ اجملیّت و اکملیّتِ مدینہ طیّبہ
دوام قیام سید الانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اوس بلدِ منیف مین تا روزِ شمار ہے +
اور ظہورِ و فورِ نصرتِ دینِ متین اوس بلدِ حبیبِ ارحم الراحمین سے ازبسکہ
بسیار ہے + اور کثرتِ نزولِ احکامِ رب العالمین اور اکمل دین سید المرسلین
صلی اللّٰہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہرِ شہیر اور بلدِ منیر سے آشکار ہے + اور وقتِ
ہجرت جملہ امورِ مذکور اوس شہرِ پُر نور مین مفقود و معدوم تھے + اگرچہ علمِ الٰہی اور فرا
ستِ ید اللّٰہی مین وہ ہمہ اسبابِ فضیلت موجود و معلوم تھے + پس اوسوقت
مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللّٰہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
افضل بلاد اللّٰہ ہونا ہی بالضرور تھا + پس وقتِ ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
فرمانِ خیر بلاد اللّٰہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہین + بہ سببِ فرمانِ مذکور
مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہو سکو عاقل ہرگز سامع نہین + کیونکہ بعدِ فرمان

مسطور جناب حبیبِ غفور نے مدینۂ منوّر مین حلول پُر نور فرمایا + اور بدوام قیام سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے تا یوم القیام اوسی شہر مین ظہور پایا + اور حصولِ خیرات کثیرہ اور وصولِ برکاتِ وفیرہ اور اعلامراتبِ دینیہ اور اسنے مآربِ دنیویّہ نے مدینۂ پُر سکینہ مین چہرہ دکھلایا + اور طولِ اقامتِ ذاتِ سیّد الکائنات علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیمات جو معدنِ جمیع فضائل و شمائل اظہر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور ہمہ اقسامِ فضیلتِ دینیہ اور جملہ انواعِ خیریّتِ دنیویّہ کا مرجع جو وہی ذات قدسی صفات اَبْیَنَ مِنَ الْاَمْس ہے وہ سب مثلِ پروانہ اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقتِ معہود بہرِ افضلیّتِ مقصود نے اوس شہرِ محمود کے لیے جلوۂ موعود دکھلایا + تب جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و مودت مکہ معظمہ سے اکثر و اوفر مدینۂ منورہ کے لیے استدعا فرمایا + کہ اللّٰھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ بل اشدّ + اور اِس دعوت نے لاریب نزدِ خدائے جلّ جلالہ و عمّ نوالہ خلعتِ قبولیّت پایا لہٰذا احادیثِ نفیس مین جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعۃ احبُّ الیّ من ان یکون قبری بھا منھا اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا ابوبکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفضیلِ مدینۂ منورہ بالضرور ہے + کہ لیس فی الارض بقعۃ اکرم علی اللہ من بقعۃ قبض فیھا نفس نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابو یعلی اپنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول لا یقبض النبی الا فی احب الامکنۃ الیہ اور جو زمین محبوب سیّدِ مختار ہے + لاریب وہی زمین محبوب پروردگار ہے + کیونکہ حُبِّ خدائے عظیم تصدیق بر حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے اون دونو حُبّون مین کمال اتحاد ہے + دوئی اور اتحاد مین تضاد ہے + پس دوئی دور کر وہی ایک مراد ہے + اوسی ایک مراد کی وداد سے دل شاد ہے + اوسی دل شاد پُر سداد سے سبکی یاد ہے۔

شعر

شد مراد رہر دو عالم اوست دوست	
دوستی با دیگران بر بوئے اوست	

اور مستدرکِ حاکم مین ایسا مسطور ہے + شرط صحیحین پر مذکور ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسطور کیا استدعا + پس حق سبحانہ تعالی شانہ نے قبول کیا اوسکو بلا امترا + کہ اللّٰھم انک اخرجتنی من احبّ البقاع الیّ فاسکنی فی احبّ البقاع الیک ای فی موضع تصیّرہ کذلک فیجتمع فیہ الحبان + حبّ اللہ وحبّ حبیب الرحمٰن فظھر اجابۃ الدعوۃ وصیرورتھا احب مطلقا من ذلک الزمان حتی کان حبیب الملک الودود الحنان + یحرک دابتہ اذا راھا من حبھا فی الجنان + وما کان احب الی اللہ ورسولہ المختار + کیف لا یکون افضل عند اولی الابصار + ولھذا افترض اللہ العزیز العلام + علی حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام + الاقامۃ بھا الی ان یحشر من ذلک المقام + وحث ھو علی الاقتداء بہ سائر اھل الاسلام + فی سکناھا والموت بھا الی یوم القیام + ھذا ما اتفق علیہ الائمۃ الاعلام + لاجماع الصحابۃ علی افضلیۃ دار السلام + علی مکۃ المکرمۃ

ایها المومنون الفهام + ولا عبرة بما یغرضه الضریر الطغام + اللّٰهم امتنا علیٰ ذالک الاعتقاد التام هذا من التحبیر والتحریر والله یهدی به البصیر + ملخّص چارون احادیثِ مذکورہ کا جو تحبیر سے ہوئین ہین نگار + یہ ہے کہ دعا کیا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ اے پروردگار + محبوب کر ہمارے نزدیک مدینہ مکرمہ کو باصد عز و وقار + جیسا کہ محبوب ہے ہمارے نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اوس سے نہایت بسیار + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے دعائے مذکور کو قبول فرمایا + اور محبوبیّت و فضلیّت مدینہ منورہ کی اظہار مین لایا + تو مدینہ باسکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزدِ رسول الانام صلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ البررۃ الکرام + یہانتک کہ مدینہ رحمتِ خزینہ کی فضلیّت کا آپنے اسطور کیا اشتہار + کہ روئے زمین پر اوس شہر سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوبتر نہین زینہار + اور نہ محبوبتر ہے اوس سے کوئی جائے نزدِ پروردگار + کہ جس شہر مین میری قبر ہو بفرمانِ ایزدِ غفّار + اور اسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام + کہ اوس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملکِ علّام + جو تمام شہرون سے محبوبتر تھا میرے نزدیک لاکلام + اب سکونت دے تو مجکو اوس شہر مین جو محبوبتر ہے تیرے نزدیک علی الدّوام + یعنی ایسے شہر مین جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو + جامع حُبّین حبیبین و معدنِ وداد ہو + جسنے میری اُمت عالی ہمّت کو دین و دنیا کا حصول سداد ہو + وہ حصولِ وداد کہ جسنے دارین کا ہمہ وصول مراد

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا	کہ اے محبوب دلہا تجپہ شیدا
تو کر مکّے سے ہجرت اب نمودار	کہ ہون خلقت مین ظاہر اوس سے اسرار
رہین خواری و ذلّت مین یہ کفّار	کرین تجپر فدا دل جملہ انصار
خدایا تب ہوا مین رخت بردار	زسوزِ دل بعزمِ ہجرت دار
تو لدگاہ میرا ہے جو پُرنور	دلِ خلقِ عوالم جسسے مسرور
ہوا رحمت کا چشمہ جس سے فوّار	ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوّار
جو ہے مکّے مین کعبہ تیرا خانہ	وہ طیرِ دل کا دائم آشیانہ
سماعیلی خلیلی وہ بنا ہے	جلیلی ذات کی اوسپر ثنا ہے
جو بندے خاص تیرے تجپہ قرُبان	وہ طائف اونکا دائم بادل و جان
وہ لابد مجپہ دائم بسکہ شیدا	تیرے انوار اوس گھر سے ہویدا
وہ ہے بلدِ امینِ آمنہ جب	تو ہے وہ آمنا لاریب یارب
جو وہ بلدِ امین دلپر نگین ہے	تو وہ محبوبتر بس نازنین ہے
جدائی اوسکی مجپر ناگوارا	ولے اوس سے کیا ہجرت خدارا
وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب	وہ محبوبِ ترین ہے بسکہ مرغوب
جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند	ہمہ شہرون سے افضل شہر دلبند
وہ ہو خیر بلاد اللہ خدایا	احبُّ الارض حق نزدِ برایا
وہ ہو محبوبتر چون شمع پیدا	تو دلہا اوسپہ چون پروانہ شیدا
وہ ہووے جامع حُبّین لاریب	وہ سب شہرون سے افضل ہو بلاعیب

وہ ہو محبوب تر نزدیکِ غفار
ہمہ شہرون سے اجمل در ہمہ کار

وہ ہو محبوب تر نزدیک احمد
ہمہ شہرون سے اکمل اور امجد

تو دے اوسمین سکونت مجکو دائم
دل و جان سے رہون مین اوسمین قائم

حیاتِ دنیوی اوسمین رہے شاد
کہ نصر اللہ سے ہووے دین آباد

کرون مین فتح اوس بلدِ امین کو
تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو

تو لدگاہ میرا جسمین پُرنور
وہ دین اللہ سے دائم ہووے مسرور

کرون مین پاک کعبہ مشرکین سے
وہ ہو آباد دائم مومنین سے

طوافِ خاص بندون سے وہ مسرور
وہ انکے ذکر سے معمور و پُرنور

خدایا جو کہ اسرارِ نہانی
عیان تجھپر تو ئی یکتائے جانی

جو درد و سوز اُمت کا جہان مین
عیان تجھپر نہ ظاہر ہو بیان مین

اگر بخشین تو اونکو تیرے لایق
کہ ہے رحمت غضب پر بسکہ فائق

مُلوث جبکہ آوین وہ گنہگار
تو مغفور ین جاوین بادلِ زار

وہ جاوین چشم گریان سینہ بریان
وہ ایمان سے نہون زنہار عریان

وہ تیرے پاس با ایمان آوین
وہ تیری دید سے پھر دید پاوین

کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار
تو ایمان پر وہ گذرین جملہ زوّار

خیُوری بھی طفیلِ جملہ زوّار
رہے دیدارِ احمد سے وہ سرشار

قال نبیّنا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وعلیٰ اٰلہ واصحابہ البررۃ الکرام من زار قبری و وجبت لہ شفاعتی وفی روایۃ حلت لہ شفاعتی رواہ الدار قطنی وابو الشیخ

وابن ابی الدنیا عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر قال العلامۃ والحبر الفہامۃ محمد بن الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہم الرضوان الصمدانی و فائدۃ البشری بموتہ علی الاسلام واضافۃ الشفاعۃ الی ذاتہ الشریفۃ لافادۃ انہا عظیمۃ اذ ہی تعظم بعظم الشافع ولا اعظم منہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اعظم من شفاعتہ کما صرّح بہ العلماء الاعلام کالسّبکی وغیرہ رحمہم اللہ العلام

من زار قبر محمّدٍ
نال الشفاعۃ فی غدٍ

باللہِ کرر ذکرہ
وحدیثہ یا منشدٍ

وجعل صلاتک دائماً
جہراً علیہ تہتدی

فہو الرسول المصطفا
ذو الجود والکف الندی

وہو المشفع فی الوریٰ
من ہول یوم الموعدِ

والحوض مخصوص بہ
فی الحشر عذب الموردِ

صلّی علیہ ربّنا
ما لاح نجم الفرقدِ

کیا مقبول حق نے اوس دُعا کو
کیا مبذول احمد پر عطا کو

ہوا فرمانِ حق یا نور نوری
دلِ خلقت ہوا جسّے سروری

وہ ہے شہرِ مدینہ باسکینہ
وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ

کرون مین اوسے نصرت کا دفینہ
عیان اوپر جو ہین زُمرِ آمینہ

کرون مین فتح مکہ جو متینہ
مدینے سے جو ہے از بس رصینہ

جو آوین زائرین اہلِ سفینہ
مدینے مین وہ ہون باشرحِ سینہ

جو ہے تیری شفاعت لبس رزینہ — تو ہو وین زائرین اوسے ثمینہ
جو ہے دربار تیرا بس رکینہ — کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ
مشرف اوسے ہو عینِ امینہ — کہ ہے دلبر محبت کا نگینہ
نہ مانے اسکو جو ارذل کمینہ — ہوا پیدا وہ از نطفۂ لعینہ
وہ ہو نارِ جہنم مین رہینہ — کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ

خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ
توکب مانے وہ کلماتِ مبینہ

محبو کیا دلیلون سے سروکار — طلب اونکی ذلیلون کو سزاوار
حبیبی کا ہوا مسکن جہان پر — وہی محبوب تر باللہِ اکبر
منزہ ہے خدا اگرچہ مکان سے — زمان سے وہ قدیمی بھی نشان سے
ولے میرا خدا ہے در مدینہ — دلِ انگشتری پر چون نگینہ
خدا کا استوا عرشِ برین پر — مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر
نہین بلکہ اوسیکا استوا ہے — وہی دونو پہ بھی غالب سدا ہے
قدمبوسی سے یہ فرشِ زمین ہے — تصدّق نعل پر عرشِ برین ہے
مدینے مین جو لولاکی امین ہے — وختم الانبیا و مرسلین ہے
وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم — وہ اُمِّ اُمّ اصلِ روحِ آدم
نہین بلکہ وہی روحِ الٰہ ہے — وہ روحِ روحِ خلقت کی پناہی
محمدؐ سے خدا پیدا ہوا ہے — تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے
نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر — توکب ہوتا خدا عرشِ برین پر

وہ کعب کعبہ ہین زمین پر — وہی عرشِ بتین عرشِ برین پر
وہی اصلِ فضیلت سب سے افضل — وہی نورِ خدا ہے سب سے اجمل
مدینہ جبکہ جارِ مصطفا ہے — تو مکے سے وہ افضل برملا ہے
ہوئی جب جلد مصحف جارِ قرآن — تو اوسکو ہے شرافت اسّے ہر آن
نہ مس اوسکو کرے الا مطہر — جو ہو غسل و وضو سے پاک اطہر
کہ ہے تعظیم اوسکی عزِ قرآن — وہ حرمت مین برابر مثلِ فرقان
ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل — جوارِ مصحفی سے نزدِ واصل
تو مکے سے مدینہ کیون نہ افضل — جوارِ مصطفا سے نزد اکمل

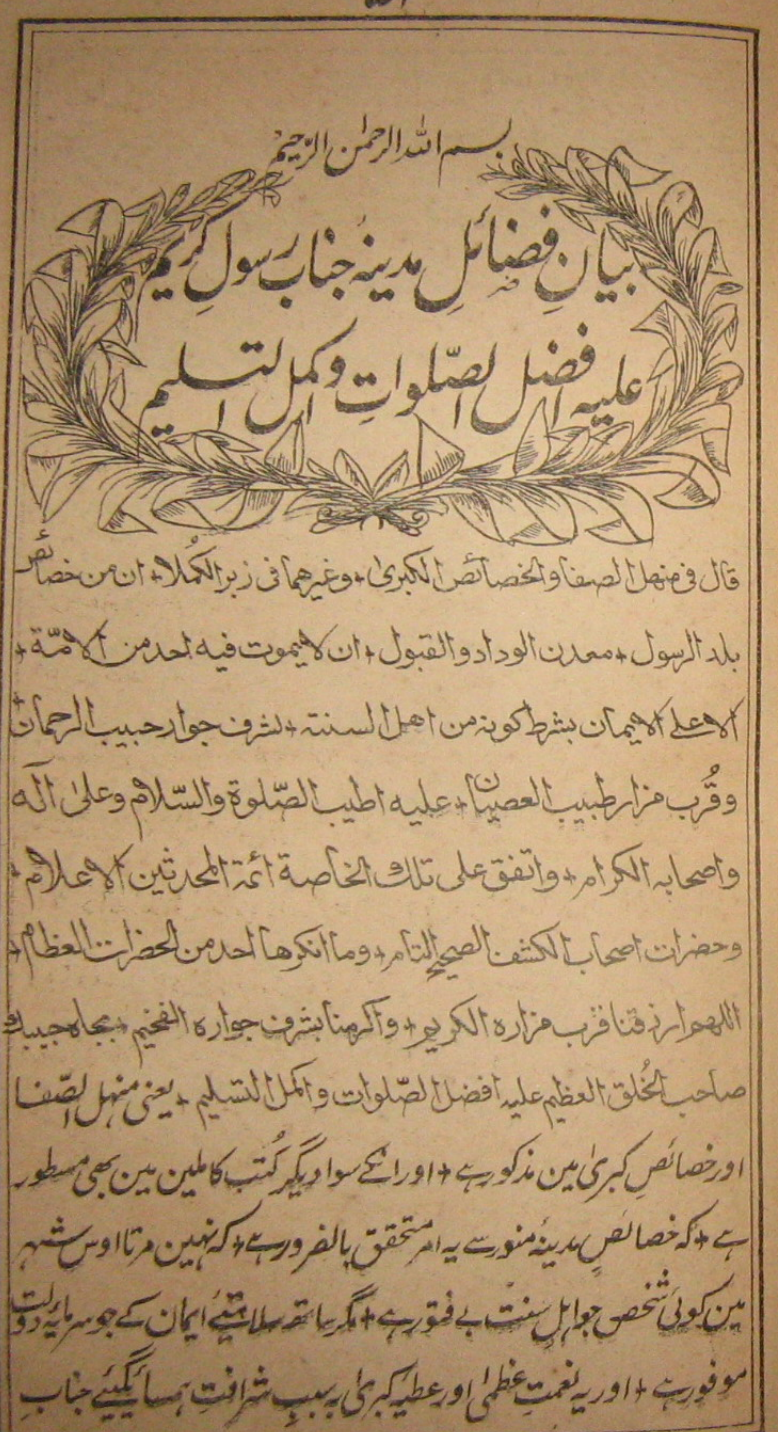
گلستان مین یہ غنچہ ہے شگفتہ
نہ طفلون پر **خیوری** وہ نہفتہ

گلِ خشبوئے در حمّام روزے — رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم — ولیکن مدّتے با گُل نشستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم
ہوئی کعبے سے مکے کو شرافت — ملی کعبے کو احمد سے لطافت
شرافت بھی لطافت اونکو لا ریب — ملی احمد سے بے نقصان و بے عیب
تو جو اصلِ شرافت کا ہوا جار — وہی اشرف وہی الطف ازان دار
وہ دارِ پادشاہِ دوجہان ہے — جہان جنکے قدم سے بانشان ہے
وہ دارِ نورِ ایمان باامان ہے — امانِ ایمان اوسی سے درجنان ہے

وہ در جسمِ جہان چون دل ہویدا — تو اہلِ دل ہمہ اوسپر ہین شیدا
مدینہ مسکنِ نورِ خدا ہے — خدا پر جو فدا اوسپر فدا ہے
وہی نورِ زمین و آسمان ہے — وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے
اساسِ قبۂ جملہ عوالم — وہی یکتا وہی اصلِ او آدم
وہی فاتح وہی خاتم بلاریب — وہ شرکت سے منزہ ہے بلا عیب
دُرِ صلوات و تسلیماتِ ایزد — تصدق باد بر نورِ محمّد
سبھی اونکی آل پر جو چون سفینہ — دگر اونپر جو ہین اہلِ مدینہ
صحابہ اور ازواجِ نبی پر — نجومِ زمین جو ہین وہ جملہ رہبر
شمارِ جملہ اشعارِ خلائق — شمارِ جملہ اسرارِ حقائق
الی ابد الابد ہر لحظہ ہر آن — منوّر نور بخشے چون زبرقان

خیوری پڑھ تو اپنا وردِ امجد
اغثنی یا محمّد یا محمّد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ
تَدُوْمُ بِدَوَامِ مُلْكِ السَّرْمَدِ
وَسَلَامًا بَاقِیًا اِلَی الْاَبَدِ
لَاغَایَۃَ لَہٗ وَلَا
اَمَدَ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیانِ فضائلِ مدینہ جنابِ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم

قال فی منہل الصفا والخصائص الکبریٰ وغیرھما فی زبر الکملاء ان من خصائص بلد الرسول معدن الوداد والقبول ان لایموت فیہ احد من الامّۃ الا علی الایمان بشرط کونہ من اہل السنۃ لشرف جوار حبیب الرحمان وقرب مزار طبیب العصیان علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام واتفق علی تلك الخاصۃ ائمۃ المحدثین الاعلام وحضرات اصحاب الکشف الصحیح التام وما انکرھا احد من الحضرات العظام اللھم ارزقنا قرب مزارہ الکریم واکرمنا بشرف جوارہ الفخیم بجاہ حبیبك صاحب الخُلق العظیم علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم یعنی منہل الصفا اور خصائصِ کبریٰ مین مذکور ہے اور اسکے سوا دیگر کُتب کاملین مین بھی مسطور ہے کہ خصائصِ مدینۂ منورہ سے یہ امر متحقق بالضرور ہے کہ نہین مرتا اوس شہر مین کوئی شخص جو اہلِ سنت بے فتور ہے مگر ساتھ سلامتیِ ایمان کے جو سرمایہ دولت موفور ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ بسبب شرافتِ ہمسائگیِ جنابِ

رسولِ کریم ہے + قُربِ مزارِ سیدِ مختار سے یہ چشمۂ فیضِ عمیم ہے + اس خاصہ پر متفق ہوئے ہین ائمہ محدثینِ کرام + اور اسیطور متفق ہین اوسپر حضراتِ اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا منکر نہین ہوا زینہار + کیونکہ لاریب وہ متحقق ہے عند اولی الابصار + اے اللہ نصیب کر ہمکو قُربِ مزارِ صاحبِ خُلقِ عظیم + اور مشرف کر ہمکو جوارِ سیدِ مختار سے اے خدائے قدیم + علیہ اطیب الصّلوٰۃ وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام وعلٰی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ان المدینۃ مہاجری وفیہا مضجعی ومنہا مخرجی حق علی امتی حفظ جیرانی فیہا من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعًا یوم القیامۃ ومن ضیعہا اوردہ اللہ حوض الخبال قیل ما حوض الخبال یا رسول اللہ قال حوض من صدید اہل النار رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ عنہما وقال نبینا وشفیعنا الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرید احد اہل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار ذوب الرصاص وفی روایۃ کما یذوب الملح فی الماء رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالۃ عن سعید بن المسیّب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیہ وقال اللّٰہمّ من ارادنی و اہل بلدی بسوء فعجّل ہلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان اللہ القدیر من اذی اہل المدینۃ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصّلوٰۃ والسّلام وعلٰی آلہ واصحابہ الکرام اوّل من اشفع لہ من امتی اہل المدینۃ ثم اہل مکۃ ثم اہل الطائف رواہ العلامۃ السمہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے آشکار + کہ تحقیق شہر مدینہ میری ہجرت گاہ ہے بفرمانِ پروردگار + اور اوسی شہر مین میرا بسترِ اقامت ہے تا روزِ شمار + مراد اس بسترِ استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اوسی شہر سے میری جائے برآمد ہے باملائکہ ستّر ہزار + یعنے روضۂ مطہرہ سے قیامت کے روز میرا حشر کریگا پروردگار + سب انبیائے عظام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے پہلے باصد عزّ و وقار + پس لازم ہے میری اُمت پر حفاظت میرے ہمسایونکی لیل ونہار + یعنے ہر طور سے اونکے خیرخواہ ہون سائر مومنانِ سعادت شعار + اور اونکی تعظیم وتکریم مین حسبِ مقدور صدق دل سے رہین خدمت گذار + تو قیامت کے روز مین اونکی شفاعت کرونگا نزدِ ایزدِ غفار + اور جس شخص نے ضایع کیا اوس میری وصیت کو جو بالا ہوئی ہے نگار + تو پلاویگا اوسکو حق تعالی اوس حوضِ خبال سے کہ جسکا پانی ہے ریم اہلِ نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے + بروایت خارجہ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیدنا علامہ سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم نے اے فہیم + کہ نہ ارادہ کریگا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلاویگا اوسکو حق تعالی فی النار + مثل گلنے رانگے کے آگ مین اے ہوشیار + یہ حدیث شریف صحیح مسلم مین مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی متحقق ومعلوم ہے + کہ جو شخص اہلِ مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو گلاویگا اوسکو حق تعالی جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی مین فی الفور + اور روایت کیا ابن زبالہ نے سعید بن مسیب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

نے دونو دست مبارک اوٹھایا + اور سطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا +
کہ جو شخص ارادہ بدی کا کرے مجھسے اور اہل مدینہ میرے شہر سے اے پروردگار
تو جلدی ہلاک کر تو اوسکو اور نہایت ذلیل و خوار + اور سطور بھی فرمانِ
رسول کریم ہے + اوپر صلوۃ و سلام ربِ رحیم ہے + کہ جو شخص اذیت دے اہل
مدینہ کو کسی طور + تو لابد اذیت دے اوسکو حق تعالیٰ فی الفور + اور اوسپر لعنتِ
خدا اور فرشتون اور تمام آدمیون کی نثار ہو + فرض اور نفل اوسکا مقبول
نہین وہ مردودِ پروردگار ہو + یہ حدیث معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
رضوانِ ایزد منّان اوپر موفور ہے + اور یہ بھی فرمان سیّد الانس و جان آشکار
ہے + درود ربِ ودود اوپر دائم نثار ہے + کہ اوّل شفاعت کرونگا مین اہل
مدینہ کی لاکلام + کہ وہ میرے ہمسایہ ہین حالتِ رنج و راحت مین علی الدّوام
پھر شفاعت کرونگا مین اہلِ مکہ معظمہ کی بالضرور + کہ وہ ہین ہمسایگانِ مالکِ
یوم النشور + پھر شفاعت کرونگا مین اہل طوائف کی نزدِ ایزدِ حنّان + کہ وہ
ہین میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان + یہ حدیث خلاصۃ الوفا
مین مسطور ہے + اور دیگر کُتبِ معتبرہ مین بھی مذکور ہے + وَلِلّٰہِ المَلِکِ
الغفّار درُّ ما فی هٰذهِ الاشعار

یا دار خیر المرسلین و من به	هدی الانام و خصّ بالآیاتِ
عندی لاجلك لوعة و صبابة	و تشوق متوقد الجمراتِ
و لا عفرن مصون شیبی بینها	من کثرة التقبیل و الرشفاتِ
لولا العوادی و الاعادی زرتها	ابدا و لو سحبا علی الوجناتِ

لکن سا هدی من حفیل تحیّتی	لقطین تلك الدار و الحجراتِ
ازکی من المسك المفتق نفحة	یغشاه بالآصال و البکراتِ

و تخصه بزواکی الصّلوات
و نوامی التسلیم و البرکات

بیانِ فضائلِ بلد اللہ الامین + مولدِ حبیب ربّ العالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین

روی القرشی فی مناسکہ + لاهل الحب فی مسالکہ + عن وهب بن منبة اللبیب علیه رضوان اللہ المجیب ان اللہ تعالیٰ یقول من امن اهل الحرم استوجب بذلك امانی و من اخافهم فقد حقرنی و لکل ملك حیازة مما حوالیه و بطن مکه حوزتی التی اخترت لنفسی ان اللہ ذو بکة اهلها خیرتی و جیران بیتی و عمارها و فدی و اضیافی و فی کنفی و امانی ضامنون علی و فی ذمتی و جواری

شعر

فقل بلسان عرفك یا خلیلی	اذا شاهدت فی المغنی سناها
و ها انا جار بیتك یا رجائی	و بالاستار حمتسك عراها
و للجیران و الضیفان حقٌ	علی الجار الکریم اذا دعاها
الیك شفیعنا الهادی المفدّی	و من قد حل جهرا فی حماها

علیه من المهیمن کلّ وقتٍ

صلوٰۃ غیر منحصر مدا ہا

وروی الطبرانی فی التشویق - رحمہ اللہ بلطفہ العتیق + حدیثاً مرفوعاً
بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اہل الارض فاوّل من ینظر الیہم بالرحمۃ
اہل الحرم فمن راہ طائفاً غفرلہ ومن راہ مصلیاً غفرلہ ومن راہ جالساً
مستقبل الکعبۃ غفرلہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلک ربنا لم
یبق الا النائمین فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ والنائمون حول بیتی الحقوھم
بھم وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبر التحاریر عن ابن عباس علیہم
رضوان اللہ سلک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
علی ھذا البیت کل یوم مائۃ وعشرون رحمۃ ستون للطائفین واربعون
للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی
مین مسطور ہے + کہ اسطور فرمان حضرت ملک منّان بالطف واحسانِ پُرنور
ہے کہ جو شخص اہلِ مکہ معظمہ کو رکھے باامن وامان + یعنی کسیطور اونکو کچھ اذیت
ندے کوئی اہلِ ایمان + تو لابد اوسکے لیئے واجب ہو میرا امنِ بیکران + وہ
میری نگہبانی مین لاریب داخل ہو + اور ہر طور وہ میری حفاظت سے
واصل ہو + اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن و امان
تو تحقیق اوسنے حقارت کیا میری ذمہ داری کی ہمگیان + اور واسطے
ہر ایک بادشاہ کے خاص ایک جائے انتظام ہے + حصولِ مرادات رعایا
کا وہی مقام ہے + وہی دار السلطنت مرجعِ خاص و عام ہے + اور وسطِ
مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے + وہی میرے لیئے خاص مقام

برگزیدہ ہے + مظہر نزولِ رحمت و اسرار ہے + منظر حلول عنایت و انوار
ہے + مین ہون صاحب بکہ معبودیت میری شان ہے + ہر ایک اہلِ مکہ میرے
گھر کا ہمسایہ پسندیدۂ دوجہان ہے + جو اشخاص معمّرانِ مکہ معظمہ دیندار ہین +
وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہین + وہ میرے مہمان خوش عُنوان
باوقار ہین + وہ میری حفاظت وحمایت مین لیل ونہار ہین + وہ میرے
امن وامان مین شکر گذار ہین + وہ میرے ہمسائی رحمت مین سمائے
قربت مین سرشار ہین +

وہ ہمسائگانِ خدا بالیقین ۔ وہ امن و حفاظت مین ہین بالیقین
نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان ۔ مگر مصطفائے شہ دوجہان
وہ ہین شہرِ ایزد مین اہلِ جلال ۔ وہ ہین کعبِ کعبہ سے اہلِ کمال
سماعیل سے تا بروزِ شمار ۔ نہ مامورِ حکمِ رُسل وہ کبار
سوا حکمِ احمدؐ شہِ مرسلان ۔ حبیبِ خدا شافعِ اُمتان
جو بلدِ امین کے خصائص مدام ۔ جو اہلِ حرم کے نفائس تمام
وہ ہین بحرِ زخّار بس بیکنار ۔ وہ اس مختصر مین نہون آشکار

خُیوری یہی قول ہے پُرجمال
وہ دارِ خدا مین خدائے جلال

تشویقِ طبرانی مین مسطور ہے + کہ حدیثِ مرفوع مین اسطور مذکور ہے +
کہ تحقیق اہلِ زمین کیطرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار + پس پہلے
جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہین اہل حرم پُرانوار + پس بخشتے

جاتے ہین نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبلِ کعبہ ہون جالسین +
پس عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو
باقی ہین نائمین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا مینے اونکو جو گردِ کعبہ
ہین نائمین + یہ سوتے بھی اون جاگتون سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے
اور جاگتے دونو ہین مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی مین مسطور ہے +
کہ بطور فرمانِ حبیبِ ربِّ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس[١٢٠] رحمتِ پروردگار
کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے نثار + اونمین سے ساٹھ[٦٠] رحمت اونکے لئے جو طائفین
ہین + اور چالیس[٤٠] اونکے لئے جو نمازِ نفلی پر قائمین ہین + اور بیس[٢٠] اونکے
لئے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہین + یعنی نہ وہ طواف کرین نہ بطور نفل مصلین
ہین + اپنے کاروبارِ دین مین مشغولین ہین + ساکنانِ کوچہ و بازار
ہین + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظّہ بردار ہین + تو بیس[٢٠] رحمت سے ہر روز
وہ بھی سرشار ہین + وَلِلّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ دَرُّ مَا فِي هٰذَا الْكَلَامِ

طوبیٰ لمن طاف بالبیت العتیق وقد	لجا الی اللہ فی سرٍّ و اجہار
ونال بالسعی کل القصد حین سعیٰ	وطاف جہراً بارکان و استار
ذالک السعید الذی قد نال منزلۃً	عُلیاء فی دہرہ من کل اوطار
وکل من طاف بالبیت العتیق غداً	بین الوریٰ معتقاً حقّاً من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِّ عرب موجبِ ایمان + اور بغض اونکا کفر موجبِ خسران

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان لا تبغضنی یا سلمان فتفارق دینک قال کیف ابغضک وبک
ہدانا اللہ تعالیٰ قال ان تبغض العرب فتبغضنی وروی ابن عساکر عن جابر
علیہم رضوان اللہ القادر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
من الایمان وبغضہم کفر وروی الحاکم فی مستدرکہ عن انس رضی اللہ
عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ایمان وبغضہم
نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مرفوعاً حب قریش ایمان وبغضہم کفر
وحبّ الانصار من الایمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیہقی فی دلائلہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
الاکبر مرفوعاً من احب العرب فبحبّی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم +
یعنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہین + کہ جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم الیسا فرماتے ہین + کہ نہ مبغوض جان تو مجکو ای سلمان + والا مفارقت
کرے تو تیرے دین سے بیگمان + تب عرض کیا حضرت سلمان نے کہ اے سید انس و جان +
کیونکر بغض رکھو نمین آپکی ذات سے جو ہے نور بخشِ ایمان + پس فرمایا آپ نے کہ اگر
بغض رکھے تو عربون سے اے ذی شعور + تو بغض رکھا تونے مجسے بالضرور +
اور یہ بھی فرمانِ جناب سیّد الانام ہے + درود ربِ ودود اوپر علی الدوام
ہے + کہ محبت حضراتِ عرب کی لاریب موجبِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا
اونسے کفر و نفاق بیگمان ہے + یہ حدیث تاریخ ابن عساکر و مستدرکِ
حاکم مین مسطور ہے + بروایت حضرت جابر و انس بن مالک مذکور ہے +

اور یہ بھی فرمان حضرتِ حبیب الرحمان ہے + کہ محبت قریش و انصار کی لاریب علامتِ ایمان ہے + اور بغض رکھنا اونسے لابد موجبِ کفر و خسران ہے + محبت رکھنا اونسے عین محبت میری ہے بلا انکار + اور بغض رکھنا اونسے عین بغض مجسے ہے آشکار + یہ حدیث اوسط طبرانی مین مسطور ہے + اور دلائل بیہقی مین بھی مذکور ہے + یقول المولف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین + ان حبهم لیس بموقوف علی کونهم صالحین + وما هو مشروط علی بعدهم عن الطالحین + بل هو مقصود بلا قید الصلاحیة فی اعمالهم + ومعهود بغیر الفلاحیة فی احوالهم + نعم هذا بشرط بقاء الایمان + والاجتناب عن مذاهب الخسران + کالرفضیة والاعتزالیة + والوهابیة والخارجیة لاسیما حبّ سکان الحرمین الشریفین + زاد الله شرفهما فی الدارین + فاهل مکة جیران رب المشرقین + لهم الضمان والامان الراسخین + واما اهلِ مدینة الاسلام + قبّة دار السّلام + قریة الانصار + خیر الامصار + مقر القبول حرم الرسول صلی الله علیه وسلم + وعلی آله واصحابه ذوی الحکم فهم فی کنف جوار الحبیب + لهم من قربه اوفر النصیب + فعظّم اهل الحرمین وفخّم سُکّان البلدین + وقد عرفت فضلهم بحق القرب والجوار + وعظمة الاسأة لا یسلب عنهم اسم الجار + وقد قال نبینا وشفیعنا المختار صلی الله وسلم علیه وآله الاطهار + ما زال جبریل یوصینی بالجار ولم یخص جارا دون جار + فان اساء شخص من تلك الکبار + فلا ینزك اکرامه ولا ینقص احترامه عند اولی الابصار + فانه لا یخرج

عن حکم الجار ولو جار + ولا یزول عنه شرف مساکنه فی الدار کیف ما دار + بل یرجی ان یختم له بالحسنی ویمنح بقرب الصورة والمعنی واعتبر من صواب جواب المجنون + لاهل الاوهام والظنون +

رای المجنون فی البیداء کلبًا	فمد له من الاحسان ذیلا
فلاموه علی ما کان منه	وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال ادع الملامة ان عینی	رأته مرّة فی حی لیلا

فملخص الکلام فی هذا المرام یہ کہ محبت قریش و انصار + اور سائر عرب ذوی الاقتدار + موقوف نہین صلاحیّتِ اعمال پر + اور معہود نہین فلاحیتِ احوال پر + کیونکہ تخصیص محبتِ عرب و قریش و انصار اور خصوصیتِ مودتِ اہلِ حرمین شریفین بلا انکار + اخبار صحیحہ اور آثار ملیحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار + اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث مین مذکور ہے + چنانچہ مواہب لدنیہ اور خلاصۃ الوفا مین مسطور ہے + کہ سطور ہے فرمان صدق عنوان جناب سید مختار + کہ ما زال جبریل یوصینی بالجار ولم یخص جارا دون جار یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجکو جبریل بامرِ پروردگار + حق ہمسایہ سے مطلقًا بلا صلاحیت و فلاحیتِ کردار + خواہ ہمسایہ نیک اعمال ہو خواہ بد اطوار + بہر طور حق ہمسایہ از جہتِ ہمسائگی ثابت ہے بلا انکار + اور محبت صالحین کی علی العموم شرعًا مامور ہے + اور اعزاز و اکرام اونکا عمومًا لازم بلا فتور ہے + پہر قید صلاحیت کی محبت عرب و

قریش وانصار مین بے فائدہ ہے + اور تقیید فلاحیت کی مودّتِ اہلِ حرمین شریفین مین بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قید مذکور سے باطل ہو + اور قربِ جوار اون ذوات ستودہ صفات کا تقیید مسطور سے عاطل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہلِ حرمین شریفین سے کوئی کارِ غیر مشروع ظہور مین آوے + تو اوس جہت سے اوسکے اکرام و احترام مین کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سببِ بعض اعمالِ بد حقِ ہمسائگی باطل نہین ہوتا زینہار + اور نہ اوسّے زائل ہوتا ہے اسمِ جار + بلکہ اُمید قوی یہ ہے کہ بہ سببِ قُربِ ہمسائگی وہ عملِ بد اوسّے مغفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیلِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم باخیر موفور ہو + اور اِس جوابِ پُرصوابِ مجنون سے دلِ عاشق مسرور ہو + اور زنگارِ اعتراض مرآتِ قلوبِ مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

سنو مجھسے اے دوستانِ کرام
بگوشِ صداقت بہوشِ عظام

کہ یکروز صحرا مین سگ بقاروان
اوسے دیکھ مجنون بصدقِ جَنان

اٹھا بہرِ تعظیم باشوقِ جان
کہ اوسپر ہوا سرِّ باطن عیان

دیا بوسہ برپائے سگ شادمان
تو اوسکو کہا پھر ملامت کُنان

کہ مجنون ہوا تجکو ازبس جنون
کہ تو پائے سگ پر فدا ایچگون

اسی پاؤن سے وہ کرے ہی مساس
شب و روز مقعد کو اے حق شناس

ہمہ سگ سگی مین وہ سرشار ہے
نجاست مین دائم گرفتار ہے

کیا اوسکی ازبس مذمت عیان
ہنر سے نہ ماہر ملامت کُنان

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب
جوابِ لبیبان زہے پُرصواب

کہ مجکو ملامت نہ کر زینہار
کہ تو نقشِ ظاہر پہ ہے جان نثار

تو ہے ناظرِ نقشۂ آب و گِل
مین شیدائے جانان جو ہے جان و دل

بچشمانِ مجنون تو دیدی اگر
ندیدی تو شکلے ازان خوبتر

ہوا کوئے لیلا مین اوسکا گذر
تو فوراً پڑی اوسپہ میری نظر

تو اوس پاؤن پر مین ہوا جان نثار
دیا بوسہ اوسکو بعزّ و وقار

کیا مَس جس پاؤن سے کوئے یار
تو وہ پائے مغفور نزدِ کبار

کہ ازمسِّ مغفور مغفور دان
مُصافح مین یہ سِرّ ہے بگمان

جو اِس دست بوسی سے غُفران ہے
تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے

کہ یہ دست بوسی برائے عوام
وہ تقبیلِ پا ہے برائے کِرام

سگِ کوئے دلدار پر ہر زمان
فدا جانِ عُشّاق ہے بیگمان

جو تقبیلِ پا اوسپہ جان ہو نثار
تو خوشنود ہو اوسّے پروردگار

سگِ کوئے جانان کا جب یہ مقام
تو کیا رُتبہ جارِ خیر الانام

جو عُشّاقِ خیر الورا از عوام
نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام

جو ہمسایگانِ رسول و خدا
تو جان اونکے اقدام پر ہے فدا

کوئی کار ہو اونسے گر آشکار
کہ شرعاً وہ ممنوع نزدِ کبار

تو اوسپر نہ زنہار کر تو نظر
کہ اوسّے نہ ہمسائگی کو خطر

وہ ہمسایہ اسمین نہ ہرگز کلام
وہ جارِ خدا و شفیع الانام

خطا اوسکی بخشے خدا و رسول
وہ لاریب ہمسایہ اہلِ قبول

نہ امید واثق بلطف غفور | کہ بانور ایمان وہ گذرے ضرور

طفیل سگِ کوئے خیر الوریٰ
خیوری کا ہو خاتمہ باصفا

وَلِلّٰہِ دَرُّ القَائِلِ ذِی المَجدِ وَ الفَضَائِل

عَصَیتُ فَقَالُوا کَیفَ تَلقَی مُحَمَّدًا | وَوَجهُكَ بِاَثوَابِ المَعَاصِی مُبَرقَعُ
عَسَی اللهُ مِن اَجلِ الحَبِیبِ وَ قُربِهٖ | یُدَارِکُنِی بِالعَفوِ وَالعَفوُ اَوسَعُ

جو شخص نہ پہچانے حق عرب و انصار وہ نطفہ خبیثہ ہے یا نفاق شعار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافق واما ولد زانیۃ واما امرء حملت بہ امہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی رضی اللہ عنھم

یہ لاریب فرمان خیر البشر | درود خدا اون پہ شام و سحر
کہ جو خویش میرے و دیگر عرب | مہاجر وہ انصار اہل ادب
نہ جانے کوئی دل سے اونکے حقوق | تو خالی نہ ان تین سے وہ علوق
منافق وہ ہے یا کہ ابن حرام | زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام
دیا حمل اوسکا ہوا باقرار | بلا طہر درحالت خبث دار
کہ درحالت حیض حمل پسر | پلیدی میں لابد ہوا مستقر
تو جب خبث باطن سے اسکی سرشت | وہ ہے لتہ حیض باخوئے زشت
تو منکر ہوا وہ ز خیر العباد | کہ ہر طور ہے اس میں خبث نہاد
وہ منکر ز خویشان خیر الوریٰ | وہ ہے آل طاہر کا دشمن سدا

وہ اہل عرب سے رکھے کب وداد | کہ ہے دشمن ذات خیر العباد
پہ جائی کرے وہ ادائے حقوق | کہ ہے خبث نطفہ سے اس کا علوق
جو حرمین ہین دار امن و امان | وہ دار حبیبی شہ دوجہان
جو سکان اونمین خواص و عوام | حبیب خدا پر فدا وہ مدام
وہ ہمسایگان خدا و رسول | علی حسب رتبہ وہ اہل قبول
مقدم شفاعت مین وہ بالیقین | مراتب مین وہ جملہ ہین سابقین
مدینہ مین جو سنیان کرام | تو ہو خاتمہ خیر اونکا مدام
نہ گذرے کوئی کفر پر زینہار | جوار حبیبی مین نزد کبار
جو سکان حرمین ہین سنیان | تو ان پر کرین منکرین بدگمان
جو اولاد ابن مغیرہ عیان | تو اونکی مذمت کرین یہ بیان
حقارت کرین اہل حرمین کی | نہ حرمین بل شاہ ثقلین کی
کہین اونکو حربی وہ قاسی ملان | کہ حرمین ہرگز نہ جائے امان
خدا کا غضب منکر و نپر مدام | وہ ابن مغیرہ وہ ابن حرام
وہ موذئے سکان حرمین ہین | وہ دارین مین بسکہ پرشین ہین
وہ موذئے خیر الوریٰ بیگمان | تو ہے اونپہ لعن خدائے جہان

وہ ہین جبکہ ملعون رب العباد
تو دائم خیوری سے اونکو عناد

بیان زیارۃ الرجال والنساء من اہل السنۃ قبر جناب خاتم الانبیاء والائمہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الراجعین الیہ

اعلم ایّها الصادق الصّفی + والمحب الحاذق الوفی + ان الذهاب الی مرقد نبینا المعظم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + بقطع المسافۃ من الامکنۃ البعیدۃ + بالانکسار والسکینۃ
الحمیدۃ + للرجال والنسوان + من اھل الحب فی الایمان + من اعظم القربات وافخم
الطاعات + والموجب لنیل الدّرجات فلا ھریۃ انّہ من الواجبات + وقد ثبت
ذلک بالکتاب والسنّۃ + والقیاس الجلی واجماع الامّۃ + کما ھو مشروحٌ
فی الجزء الثامن الرصین + من کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین + واما الذھاب
الی قبر غیرہ علیہ الصلوۃ والسّلام + وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام + فھو للرجال
مسنون بالاتفاق + وعند اکثر العلماء علی الاطلاق + ففی مستحبہ للنسوان + لا اشتکا فیہ
عند ذوی الایمان + قال حبر الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس + وسیدنا علی علیھم
رضوان اللہ سلاث الناس + کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی کثیراً عن
زیارۃ القبور ثم رخّص فیھا مطلقاً للرجال والنساء فقال کنت نھیتکم عن
زیارۃ القبور فزوروھا فانھا تذکرکم الآخرۃ ھکذا فی کشف الغمہ وروی
الحاکم عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنھا کانت تزور
قبر عمہ سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ کل جمعۃ فتصلی وتبکی عندہٗ وترمہ وتصلحہ
وتعلمہ بالحجر قال ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ اقبلت عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنھا
یوماً من المقابر فقلت یا ام المومنین الیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی
عن زیارۃ القبور فقالت نعم ثم امر بھا قال فی البحر الرائق والاصح ان الرخصۃ ثابتۃ لھما قال فی جامع
الرموز زیارۃ القبور مستحبۃ للرجال وکذا للنساء علی الاصح قال فی فتح المنان ان الرخصۃ فی زیارۃ القبور
ثابتۃ للرجال والنساء وھذا ھو مذھب الائمۃ الثلاثۃ وعن الامام احمد فیھا روایتان والمختار عندہ الجواز

وفی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنھا انھا قالت کیف اقول یا رسول اللہ
فی زیارۃ القبور قال قولی السّلام علیکم یا اھل الدیار من المومنین قال الحافظ النووی
فی المنہاج قدس اللہ سرہ الوھاج فیہ دلیل جواز زیارۃ القبور للنساء قال العلامۃ
علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح المنسک المتوسط ان الرخصۃ فی
زیارۃ القبور ثابتۃ للرجال والنساء جمیعاً ھذہ ملتقطۃ من الشھاب
الخمسین + من کتابی نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین + اے عزیز وافر
تمیز + ملکون بعیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقدِ جناب رسولِ کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انکساری ومحبتِ قلبِ سلیم کے + واسطے
مردون کے اعظمِ قربات ہے + اور واسطے عورتون کے افخم طاعات ہے
اور سببِ حصول اعلیٰ درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق +
ہر ایک اہلِ ایمان پر علی الاطلاق + ہر ایک مسلم ومسلمہ کے لیئے اسمین بشارت
سلامتیئ ایمان ہے + حدیثِ مَن زارَ قبری وَجَبَت لَہٗ شَفَاعَتی خوش
بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن واحادیث سے آشکار ہے +
اجماعِ امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + ادلہ قاطعہ
اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آٹھوین جلد نجم المبین مین مفصلاً نگار
ہے + اور سوائے زیارتِ قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر
قبورِ مومنین کی زیارت کو جانا مرد وعورت کے لیئے مسنون ہے + نزدیک
اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت میمون ہے + پس عورتون کے لیئے جانا واسطے
زیاراتِ قبور کے + مستحب ہے اسمین کچھ کلام نہین نزدیک اہل شعور کے

حضرت عبداللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے + کتاب کشف الغمہ تصنیفِ عبدالوہاب شعرانی مین مسطور ہے + کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم زیارتِ قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات + پھر آپنے رخصت دیا زیارتِ قبور کی بصد رغبات + واسطے مردون اور عورتون کے علی الاطلاق + اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق + کہ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ + یعنے فرمایا ہے جناب رسولِ مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم + کہ اکثر اوقات منع کرتا تھا مین تمکو زیارتِ قبور سے اے اربابِ حبِ حمیم + پس اب زیارت کرو تم قبور کی بہرِ استفادہ وافادہ باقلبِ سلیم + کہ بتحقیق وہ زیارت یاد دلاوے تمکو احوالِ آخرہ + اور اوسے حاصل ہو تمکو نصیحت وعبرتِ فاخرہ زیارتِ قبور تمہاری موت تمکو یاد دلاوے + ہوا وہوس اور طولِ املی کو دلسے محو فرماوے + وساوسِ شیطانی اور ہواجسِ نفسانی مطلقاً بھول جاوے اور یہ آیتِ پُر ہدایت بصدق جنان سے وردِ زبان ہو بلا امترا + کہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى +

شعر

اے زخاکت آفریدہ خاکیا بیدار باش		خاک بودی خاک گردی درمیان ہشیار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہین + بروایت جید حاکم وغیرہ محققین اپنے کتب مین لاتے ہین + کہ حضرت فاطمۃ الزہرا + رضی اللہ تعالیٰ عنہا + ہر جمعہ کو مدینہ منورہ سے باصدق وصفا + قریبِ جبلِ احد بہرِ زیارتِ قبرِ سید الشہدا + امیر حمزہ چچا حضرت علی مرتضیٰ کے تشریف لیجاتی تھین + اور بمقتضائے فحوائے صدق انتمائے

فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ نماز وگریہ وزاری نزدِ قبر بجالاتی تھین + اور مرمت وصلاح قبر اور اوسکے گرداگرد پتھرون سے علامت فرماتی تھین + اور کتاب احیاء العلوم مین یہ حدیث مذکور ہے + بروایت ابنِ ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے + کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کو جاتی تھین + اور زیارتِ قبور حسبِ طریقِ مبرور بجالاتی تھین + ایک روز ابن ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان مین ملاقات ہوئی + ابن ملیکہ فرماتے ہین کہ مسئلہ زیارتِ قبور مین عائشہ صدیقہ سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا مینے کہ اے ام المومنین + کیا نہین منع فرماتے تھے زیارتِ قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہان اول منع فرماتے تھے خاتم النبیین + پھر آپنے امر فرمایا زیارتِ قبور کا صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاجِ امام نووی اور منسکِ متوسط علی القاری اور فتح المنان مین مذکور ہے + کہ رخصتِ مرقومہ زیارت قبور مرد وعورت دونو کے لیئے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرح امام نووی مین تحت اس حدیث کے مسطور ہے + کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارتِ قبور مین کیا پڑھون مین یا شفیع المذنبین + تو فرمایا آپنے کہ پڑھ تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْن تا نوین جلد کتاب نجم المبین سے یہ روایات چیدہ ہین + حضراتِ اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہین + وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَاد

ومنه الهداية والرشاد
